www.paksociety.com

چاہتوں کی شام

ریحانہ آفتاب

"شاہ ریز، تھینکس فار ایوری تھنگ۔" ہسپتال کے مین گیٹ تک آتے رضی نے اس سے مصافحہ کرتے ایک بار پھر اس کی آمد کا شکریہ ادا کیا۔ شاہ ریز مصنوعی خفگی سے گھورنے لگا۔

"اس فارمیلیٹی کی قطعاً ضرورت نہیں، انکل کی حالت خطرے سے باہر ہے یہ باعث سکون ہے۔"

"ہاں یار ورنہ ہارٹ اٹیک نے تو ہمارے قدموں سے زمین کھینچ لی تھی۔ شکر الحمدللہ کہ بابا کو اللہ نے نئی زندگی دی۔" رضی متشکر تھا۔

"میری ضرورت کہیں بھی محسوس ہو تو بلا جھجک کال کر لینا۔ میں یہی ہوں۔" رضی نے گرم جوشی سے گلے لگتے ہوئے کہا۔

"اس میں تو کوئی شک نہیں، میری غیر موجودگی میں تم نے جس طرح مما کی کال پہ بابا کو بروقت ہسپتال پہنچایا یہ قابل تحسین ہے۔"

"پھر غیروں والی بات، ہم دوست کے ساتھ ہمسائے بھی ہیں۔ بہت حقوق ہیں ایک دوسرے پہ۔" رضی نے مسکرا کر سر ہلایا۔

"اوکے میں چلتا ہوں۔" شاہ ریز نے اپنی کار کی طرف متلاشی نظروں سے دیکھتے واک کی ہے، رضی ہسپتال کے اندر چلا آیا۔

❀......❀......❀

"اللہ کی بندی بس کر دے، مر جائے گی اتنی مرچیں کھا کے۔" نسوانی چیخ نے کار کا دروازہ کھولتے شاہ ریز کو بائیں جانب دیکھنے پر مجبور کر دیا۔ گول گپے کے ٹھیلے کے پاس دو لڑکیاں کھڑی تھیں، ایک لڑکی دنیا جہاں کو فراموش کیے مزے لے لے کر گول گپے کھا رہی تھی۔ دوسری متفکر نظروں سے اس کے لال ٹماٹر جیسے گال گلابی ناک اور آنکھوں سے بہتے پانی کو دیکھ کر اسے باز رہنے کی ہدایت کر رہی تھی۔ لڑکی نے املی کے پانی میں ڈبو کر گول گپا منہ میں رکھا۔

"تجھے پتا ہے یونیورسٹی آنے کی کیا وجہ ہے؟ ایک تو اسٹڈی، دوسرے یہ گول گپے، جس دن نہ کھاؤں رات بھر چین کی نیند نہیں آتی۔ خواب میں بھی گول گپے نظر آتے ہیں۔" گول گپا منہ میں ہونے کی وجہ سے اس کی آواز عجیب سی نکلی تھی۔ شاہ ریز مسکرائے بغیر نہ رہ سکا، نظر گھما کر اس نے سامنے روڈ پہ یونیورسٹی کو دیکھا کچھ ایسا ضرور تھا اس لڑکی میں جو اس کے قدم تھم گئے تھے، جس رغبت سے وہ گول گپے کھا رہی تھی وہ واقعی دلچسپ منظر تھا۔

"تم کھاتی رہو، میں گھر جا رہی ہوں۔" لڑکی ناراض ہونے لگی، تسلسل ٹوٹا تو اس کے سیل فون پہ کوئی کال آئی۔ چند سیکنڈ بات کر کے اس نے فون گول گپے والے کے ٹھیلے کی چھت پہ رکھ دیا، ہاتھ جو بزی تھے۔

"کیا اعلیٰ مقام ڈھونڈا ہے محترمہ نے۔" وہ کار سے ٹیک لگائے سوچ رہا تھا۔

"او بھائی یہ پورے گول گپے اس کے گھر پارسل کر دیا کرو تا کہ مجھے یہاں گھنٹوں کھڑا نہ ہونا پڑے۔" اب کے لڑکی کی توپوں کا رخ گول گپے والے کی طرف تھا وہ جو ڈھٹائی سے مسکرا دیا۔

"بس میں چل رہی ہوں۔" لڑکی نے یکے بعد دیگرے دو گول گپے منہ میں ٹھونسے، بیگ کندھے پر ڈالا اور کتابیں اٹھا کر فوراً سہیلی کے پیچھے بھاگی۔ شاہ ریز نے گہری نظروں سے لڑکی کی حرکات کا جائزہ لیا تھا۔ وہ اپنا سیل فون گول گپے والے کے پاس بھول گئی تھی، شاہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ریز نے انہیں آواز دینا چاہی مگر وہ دونوں روڈ کراس کر چکی تھیں۔

ٹھیلے پہ رش ہو چکا تھا' شاہ ریز کے قدم ٹھیلے کی طرف بڑھے۔ ٹھیلے کے قریب سے گزرتے غیر محسوس طریقے سے اس نے سیل فون اٹھالیا۔ کار ڈرائیو کرتے وہ اپنی اس حرکت پہ خود کو لعن طعن کر رہا تھا۔

"اتنی چیپ حرکت کبھی کالج یونیورسٹی لائف میں نہیں کی اور اب ایک غیر معمولی لڑکی کی ایک جھلک نے شاہ ریز کو اتنا بدحواس کر دیا۔" زیرلب مسکراتے اس نے آفس کے سامنے گاڑی روکی۔ کار پارک کر کے آفس میں داخل ہوا۔

"شکریہ سر' آپ ٹائم پہ آگئے' میٹنگ کے لیے ہمارے کلائنٹس آچکے ہیں۔" پی اے اسے کاریڈور میں ہی مل گیا' وہ سیدھا کانفرنس ہال پہنچا۔ میٹنگ سے فارغ ہو کر وہ اپنے روم میں آگیا۔ چیئر پہ کوٹ لٹکایا' ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی اور چیئر پر بیٹھ گیا اور پھر سیل فون کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ مائے البم میں اس حسینہ کی دلفریب سیلفی تھیں' کہیں ہنستی مسکراتی' کہیں منہ چڑاتی' کہیں غصے سے گھورتی...... مہندی لگے ہاتھوں سے چہرہ چھپاتی۔

"اُف محترمہ! بہت فلمی ہیں۔" مسکراتے ہوئے اس نے کونٹیکٹ کھولا تھا' مائے ہوم' مائے ڈیڈ کے نمبر کے ساتھ اس کے والد کی تصویر بھی لگی ہوئی تھی۔ شاہ ریز کی پیشانی پر تحیر سے لکیریں پڑنے لگیں' اگلے ہی پل اس نے مائے ڈیڈ کے نمبر پہ کال کر دی تھی۔

"زندگی...... بولو بیٹا؟" دوسری طرف سے عزیز صاحب بیٹی کا نمبر دیکھ کر حسب عادت بول پڑے۔

"السلام علیکم!" مردانہ آواز پر عزیز صاحب نے تفکر سے کان سے لگا فون دیکھا ایک لمحے میں ان کی پیشانی پہ بل پڑ گئے۔

"وعلیکم السلام! کون......؟" عزیز صاحب کا لہجہ متفکر ہوا۔

"سر میں شاہ ریز ہوں۔" شاہ ریز نے ایک باپ کے متفکر لہجے کو محسوس کر کے فوراً تعارف کرایا۔

"میری بیٹی کا سیل فون آپ کے پاس کہاں سے آ گیا' زندگی کہاں ہے؟"

"ریلیکس سر...... میں وہی آپ کو گوش گزار کر رہا ہوں' آپ کی بیٹی اپنا سیل فون بھول گئی ہیں' میں نے انہیں یہ حرکت کرتے دیکھا تھا اب تک تو وہ گھر بھی پہنچ گئی ہوں گی۔ میں یہ سیل فون آپ تک پہنچانا چاہ رہا تھا۔" ٹھہرے لہجے اور سلجھے انداز نے عزیز صاحب کے اعصاب کو قدرے پُرسکون کیا۔

"تھینکس گاڈ...... اس ایک لمحے میں' جانے میں نے کیا کچھ سوچ لیا تھا۔"

"آپ نے یقیناً مجھے اغوا برائے تاوان کے گروہ کا ممبر سمجھا ہوگا۔" شاہ ریز بھی مسکرائے بغیر نہ رہ سکا' عزیز صاحب ہنسنے لگے۔

"یہ تو ہے مگر کیا کیا جائے کہ آج کل حالات ہی اس قسم کے ہیں۔ بچوں کی فکر رہتی ہے اور جب بیٹی کا معاملہ ہو اور وہ بھی اکلوتی تو جان پہ بن جاتی ہے۔" عزیز صاحب نے اپنائیت سے کہا۔

"سر میں یہ سیل فون لوٹانا چاہتا تھا۔"

"تم اپنا ایڈریس بتا دو میں ڈرائیور کو بھیج دیتا ہوں۔"

"سر میں آپ کے گھر آ کر خود یہ سیل فون دینا چاہتا ہوں' اگر آپ کو ناگوار نہ گزرے تو......" شاہ ریز کے شائستہ لہجے پہ عزیز صاحب ایک لمحے کو چپ ہو گئے۔

"او کے ضرور پھر شام کی چائے ساتھ پیتے ہیں۔ میں تمہیں ایڈریس ٹیکسٹ کر دیتا ہوں۔" عزیز صاحب خوش دلی سے بولے۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے سر' میں آ جاؤں گا۔"

"تم حیران کر رہے ہو' خیر ملتے ہیں شام کو۔" عزیز صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او کے سر...... اللہ حافظ۔" شاہ ریز نے رابطہ منقطع کر دیا۔

"زندگی......" زیرلب نام دہراتے لب دانتوں تلے

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

دبائے اس کی مسکراہٹ میں پراسراریت تھی۔

❀......❀......❀

مال سے چند ایک چیزوں کی شاپنگ کر کے اب وہ گھر جارہی تھیں۔ کار میں بیٹھی زندگی کو اچانک اپنے سیل فون کی یاد آ گئی۔

"سنیعہ یار میرا سیل فون کہاں ہے؟" ساتھ بیٹھی سنیعہ بھی چونکی۔

"پرس میں چیک کرو۔" زندگی نے نفی میں سر ہلایا۔

"میرے ہاتھ میں تھا۔"

"یونیورسٹی، مال...... ٹھیلے والا...... کچھ یاد کرو کہاں کھویا ہے؟"

"نہیں یاد آ رہا جانے کہاں گرادیا۔" اسے افسوس ہوا۔

سنیعہ نے اپنا سیل فون اس کی طرف بڑھایا۔

"کال کرلو......کیا معلوم کوئی واپس دے دے۔"

"مشکل ہے ہاتھ آئی چیز کون واپس کرتا تھا۔"

"اتنا مہنگا تھا' میری کتنی میموری تھی اس میں۔" سخت افسوس ہورہا تھا۔

"تم کال تو کرو۔" سنیعہ کے اصرار پہ اس نے اپنے نمبر پہ کال کی۔ شاہ ریز میٹنگ میں ڈسکس ہوئے پوائنٹس کو اسٹڈی کررہا تھا۔ سیل فون بجنے لگا تھا' سنیعہ کالنگ کے ساتھ تصویر بھی آرہی تھی' وہ پہچان گیا۔

"تو محترمہ کو فون کی گمشدگی کا احساس ہوگیا۔" مسکراتے ہوئے شاہ ریز نے کال ریسیو کی۔

"دیکھا میں نہ کہہ رہی تھی ہاتھ آئی چیز کوئی واپس نہیں کرتا' کمینہ فون نہیں اٹھارہا۔" اسے احساس تک نہ ہوا کہ کال ریسیو ہوچکی ہے۔ شاہ ریز نے بغور اس کی گفتگو سنی۔

"آفرین ہے آپ کی ذہانت پہ' کیا صحیح قیاس آرائی ہے کہ کسی بندے نے ہی یہ حرکت کی ہوگی ورنہ آپ نے جو 'اعلیٰ القاب' استعمال کیا اس کا مونث بھی بول سکتی تھیں۔" شاہ ریز نے بے ساختہ گفتگو کا آغاز کیا۔ زندگی ایک لمحے کو چونکی۔

"آپ کون؟"

"جس کی آپ تعریف کررہی تھیں۔" شاہ ریز نے مزا لیتے ہوئے کہا۔

"فون کہاں سے ملا آپ کو؟" سنیعہ اشارے سے پوچھ رہی تھی اس کے اشارے نظرانداز کرکے وہ دوسری طرف سے آئی آواز کی طرف متوجہ تھی۔

"گول گپے والے کے ٹھیلے کی چھت سے' ویسے کیا اعلیٰ مقام ڈھونڈا تھا آپ نے۔"

"میرا فون واپس کریں۔"

"نہ کروں تو......؟" چڑایا۔

"آواز اور باتوں سے ٹٹ پونجیے تو نہیں لگتے۔" غصے سے کہا۔

"اتنی قیافہ شناسی......کیا لگتا ہوں؟" مزا لیا۔

"چیپ' لوفر......" اس نے غصے سے کہہ کر کال ڈسکنیکٹ کردی۔

"کیا کہہ رہا تھا؟" سنیعہ نے اس کے غصے سے لال چہرے کو دیکھا۔

"بکواس کررہا تھا۔"

"پھر......؟"

"کیا پھر...... دل چاہ رہا ہے جان سے ماردوں اس کمینے کو۔"

"اومیم......اس کا غصہ مجھ بے چاری پہ کیوں نکال رہی ہو۔" سنیعہ نے ڈرتے ہوئے کہا' زندگی نے ان سنی کردی۔

❀......❀......❀

عزیز اور ماہ رخ لان کی کرسیوں پہ بیٹھے تھے۔

"السلام علیکم!"

"وعلیکم السلام۔" عزیز صاحب نے اکلوتی بیٹی کے افسردہ چہرے کو دیکھا۔

"کیا ہوا' میری بیٹی اتنی افسردہ کیوں ہے؟"

"اپنا سیل فون کہیں بھول آئی ہے' اسی کا غم ہے۔ کہا بھی ہے دوسرا لے لو۔" ماہ رخ نے اداسی کی وجہ بتائی۔

"ماما...... اس میں میری سیلفیز تھیں' کتنی یادیں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

وابستہ ہیں ہر چیز سے پھر تمام فرینڈز کے نمبرز آج کل کسی کا نمبر یاد کب رہتا ہے۔'' اس نے افسردگی سے کہا۔

''ٹینشن نہ لو مل جائے گا فون۔'' عزیز صاحب نے دلاسا دیا۔

''میں دیکھتی ہوں چائے کہاں رہ گئی۔'' ماہ رخ اٹھنے لگیں' عزیز صاحب نے اشارے سے انہیں بیٹھے رہنے کو کہا۔

''میں نے منع کیا تھا' ایک گیسٹ آنے والا ہے وہ آجائے پھر ساتھ چائے پئیں گے۔''

''کون ہے یہ گیسٹ؟'' ماہ رخ نے پوچھا اسی دوران چوکیدار ان کی طرف آیا۔

''سر کوئی شاہ ریز صاحب آئے ہیں۔''

''آنے دو انہیں۔'' عزیز صاحب کے حکم پہ چوکیدار سر ہلا کر گیٹ کھولنے چلا گیا۔

''کون ہے یہ شاہ ریز؟'' ماہ رخ نے حیرانی سے عزیز صاحب کو دیکھا۔ زندگی بےزاری سے دونوں کی گفتگو سن رہی تھی۔

''یہ تو مجھے بھی نہیں معلوم۔'' عزیز صاحب کے جواب پہ ماہ رخ کے ساتھ اس نے بھی چونک کر پورچ کی طرف نظر جمائی۔ کار سے نکلنے والی شخصیت اتنی سحر انگیز تھی کہ تینوں خاموشی سے اسے اپنی طرف آتا دیکھنے لگے۔

''السلام علیکم!'' اس نے مسکراتی نظروں سے سلام کیا۔

''تم......'' عزیز صاحب ایک پل کو حیران ہوئے پھر گرم جوشی سے اٹھے۔

''تم شاہ ریز ہو' عثمان کے بیٹے؟''

''جی سر۔'' شاہ ریز نے مسکراتے ہوئے مصافحہ کیا۔

''گلے لگو یار۔!'' عزیز صاحب نے گرم جوشی سے گلے لگایا۔ ماہ رخ چہرے پہ خیر مقدمی مسکراہٹ سجائے کھڑی تھیں' زندگی نے کھڑے ہونے کی بھی زحمت نہیں کی۔

''ماہ رخ یہ میرے سابق پارٹنر عثمان کا بیٹا ہے جب میں نے لاہور سے بزنس کا آغاز کیا تو ان دنوں عثمان کے ساتھ شاہ ریز کے آئیڈیاز ہمیں بہت فائدہ پہنچاتے تھے حالانکہ یہ ان دنوں کالج میں تھا۔'' عزیز صاحب خوش دلی سے تعارف کرا رہے تھے۔

''جی میں عثمان بھائی سے مل چکی ہوں' شاہ ریز سے پہلی بار مل رہی ہوں۔'' ماہ رخ نے خوش دلی سے کہا۔

''بیٹھو بیٹا۔ یہ ہماری اکلوتی بیٹی زندگی۔'' عزیز صاحب کے تعارف کرانے پہ سارے منظر میں لاتعلق بیٹھی زندگی نے مصنوعی مسکراہٹ سجا کر اسے دیکھا۔ شاہ ریز نے بغور اس کے اداس چہرے کو دیکھا۔

''ان کی کوئی عزیز ترین چیز کھو گئی ہے کیا؟'' شاہ ریز کے چھیڑنے پہ عزیز صاحب ہنسنے لگے۔ زندگی نے قدرے ناگواری سے اس کی بےتکلفی ملاحظہ کی۔

''بس وہ موڈ ٹھیک نہیں ہے۔'' ماہ رخ نے اسے نظروں سے گھورتے جواب دیا۔ اچھا لڑکا دیکھ کر ہر ماں کے چہرے پر جو رنگ ہوتا ہے' وہی رنگ ماہ رخ کے چہرے پر بھی تھا' اس نے کوفت محسوس کی۔

''پہلے تو آپ ان کی کھوئی ہوئی چیز لوٹا دیں تاکہ ان کا موڈ بحال ہو۔'' شاہ ریز نے مسکراتے ہوئے جیکٹ کی جیب سے زندگی کا سیل فون نکال کر دیا۔ اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں' اس نے جھپٹ کر سیل لیا۔

''یہ......؟'' ماہ رخ بھی حیران تھیں۔

''دوپہر کو شاہ ریز کی کال آئی تھی کہ زندگی اپنا سیل فون بھول آئی ہے' فون لوٹانے ہی گھر آیا ہے تب تک مجھے بھی نہیں معلوم تھا یہ عثمان کا بیٹا ہے۔'' عزیز صاحب نے الجھن سلجھائی۔ اسے یاد آگیا کہ جس نے اس سے بات کی یہ وہی لب و لہجہ تھا۔

''میں نے بھی آپ کی تصویر سے آپ کو پہچانا۔''

''آپ نے میرا سیل فون چیک کیا؟'' وہ سیل فون ملنے کی خوشی میں بھی خفگی دکھانا نہیں بھولی۔

''مجبوری تھی ورنہ میں آپ کے ڈیڈ سے کیسے رابطہ کرتا۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

''شکریہ ادا کرنے کی بجائے تم تفتیش کررہی ہو؟'' ماہ رخ نے احساس دلایا۔

''رہنے دیں آنٹی۔'' اس کے دخل دینے پر اس نے منہ بگاڑا۔

''بھئی یہ چائے کہاں رہ گئی۔'' عزیز صاحب نے احساس دلایا۔

''میں دیکھتی ہوں۔'' ماہ رخ اندر چلی گئی۔

''اور سناؤ عثمان کیا کررہا ہے آج کل۔'' عزیز اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

''بابا لاہور کا بزنس دیکھتے ہیں میں کراچی کا' چند ماہ ہوئے مجھے کراچی شفٹ ہوئے۔''

''تم اکیلے رہتے ہو؟'' انہیں حیرت ہوئی۔

''جی...... اماں کو اپنی حویلی جان سے زیادہ عزیز ہے' وہ چھوڑنے کو تیار نہیں۔'' وہ تفصیل بتارہا تھا۔ ملازم چائے کے لوازمات لے آیا تھا۔

''صاحب آپ کی کال آئی ہے۔'' عزیز صاحب سر ہلاتے اٹھ گئے۔

''میں بس ابھی آیا' تم دونوں باتیں کرو۔'' عزیز صاحب چلے گئے۔ شاہ ریز نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا' گلابی سوٹ میں تراشیدہ بالوں کو اونچی پونی ٹیل میں جکڑے سادہ چہرے کے ساتھ بھی وہ گلابی شام کا خوب صورت حصہ لگ رہی تھی۔

''اب خوش ہیں آپ؟''

''جب آپ میری فیملی کو جانتے تھے تو مجھ سے فون پر بکواس کیوں کی؟'' وہ تیکھے چتونوں سے گھور رہی تھی۔

''تھوڑا سا ستارہا تھا۔''

''کیوں؟'' لڑاکا عورتوں کی طرح بھنویں اچکا کر بولی اس نے مسکراہٹ دبائی۔

''دل چاہ رہا تھا۔''

''وہاٹ......؟'' وہ چیخی۔

''آپ کا نمبر اور چند تصویریں میرے سیل فون میں قید ہوچکی ہیں۔'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا' زندگی کی آنکھیں اور منہ حیرت سے کھل گیا۔

''میں ڈیڈ کو بتادوں گی۔'' اس کی دھمکی پر وہ ہنسنے لگا۔

''قربان جاؤں اس دھمکی پر۔''

''اتنی غیر مہذبانہ حرکت آپ کو سوٹ نہیں کرتی۔'' وہ اپنی ناگواری نہ چھپاسکی۔

''آپ کو سوٹ کروں گا؟'' گمبھیر لہجے کا سوال اور پسندیدگی بھری نظروں کو اس نے اچنبھے سے دیکھا' وہ کوئی سخت جواب دینا چاہتی تھی مگر جانے کیوں لب سل گئے تھے۔

''فون جھپٹتے احساس بھی نہ کیا کہ آپ کے ناخن کسی کو زخم بھی دے سکتے ہیں۔'' اس نے زخمی انگلی سامنے کی' اس کی انگلی پر خراش کے نشان واضح تھے۔ ''آپ اتنی ظالم ہیں؟'' اس کے چہرے پر شرمندگی تھی۔

''سوری' وہ بے دھیانی میں......'' ماہ رخ اور عزیز آگئے تھے۔ ان کے پیچھے ملازم لوازمات کی ٹرالی گھسیٹتا آرہا تھا۔ خوش گوار ماحول میں چائے اور ریفرشمنٹ سے انصاف ہوا تھا۔

''آتے جاتے رہنا۔'' وقت رخصت ماہ رخ خوش دلی سے کہہ رہی تھیں۔

''عثمان کو بھی لے کر آؤ' بہت دن ہوگئے اس سے ملے۔'' عزیز صاحب نے کہا۔

''انکل آپ اور آنٹی کو اگر اعتراض نہ ہو تو میں اماں اور بابا کو لانا چاہتا ہوں تاکہ وہ آپ لوگوں سے میرے لیے زندگی کا رشتہ مانگ سکیں۔'' وہ تینوں ساکت رہ گئے۔

''ضرور لے کر آؤ۔'' ماہ رخ بولیں۔

''یہ ہماری خوش قسمتی ہوگی بیٹا......'' عزیز صاحب نے اسے خوش دلی سے گلے لگالیا۔ وہ اس بے باکی پر اسے خفگی سے دیکھنا چاہتی تھی مگر اس کی نظروں سے نکلتی شعاعوں نے اسے نظریں جھکانے پر مجبور کردیا تھا۔

❀......❀......❀

''ہیں' کیا واقعی محترم خود گھر تشریف لائے' سیل فون لوٹانے؟'' اس نے چھوٹتے ہی سنیعہ کو کال کی۔ وہ

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ایکسائٹڈ ہو رہی تھی۔

"ڈیڈ کے پرانے بزنس پارٹنر کے صاحب زادے ہیں محترم' میری ذرا سی دھمکی پر بے باکی سے مام ڈیڈ سے رشتے کے لیے اپنے والدین کو لانے کی بات کر کے گئے ہیں۔"

"دیکھنے میں کیسا ہے؟"

"سوڈیشنگ۔"

"اوہو......" سنیعہ نے چھیڑا۔

"جو سچ ہے اس سے انکار جھوٹ کے زمرے میں آتا ہے۔"

"لگتا ہے لوایٹ فرسٹ سائیڈ کا شکار صرف محترم نہیں ہوئے تم بھی ہو گئی ہو۔" وہ مسکرادی۔

"یہ سچ ہے کہ اب تک بہت سوں نے پیش قدمی کی اور انہیں منہ کی کھانی پڑی لیکن شاہ ریز کی شخصیت میں ایسا طلسم ہے جو ہر کسی کو اسیر کر سکتا ہے۔"

"یعنی تم قبول کر رہی ہو کہ تمہیں اس ساحر نے اپنے سحر میں جکڑ لیا ہے۔" سنیعہ نے اگلوانا چاہا۔

"ہاں۔" اس نے بآسانی اقرار کرلیا۔

❀......❀......❀

شاہ ریز ویک اینڈ پر حویلی آیا تھا' سدرہ بیگم واری صدقے جا رہی تھیں۔ شادی شدہ دونوں بہنیں بھی آئی ہوئی تھیں جو خاطر مدارت میں لگی ہوئی تھیں۔

"ٹھیک سے کھا' کراچی جا کے تُو بھی کراچی والوں جیسا ہوتا جا رہا ہے۔ ٹھیک سے کھایا پیا کر۔" سدرہ تنقیدی نظروں سے جائزہ لے رہی تھیں' عثمان صاحب بھی اخبار لے کر ساتھ بیٹھ گئے۔

"اسی لیے تو کہتا ہوں آپ سب بھی کراچی شفٹ ہو جائیں' ہم ساتھ رہیں گے۔" شاہ ریز نے لوہا گرم دیکھ کر چوٹ کی۔ "اکیلے کھانے پینے کو دل نہیں کرتا۔"

"کیوں رہے گا اکیلا' بیاہ کروں گی میں تیرا جلد ہی۔ میں نے تو لڑکیاں بھی دیکھنا شروع کر دی ہیں۔" سدرہ نے کارگزاری سنائی۔

"بابا......! آپ کو عزیز انکل یاد ہیں؟" شاہ ریز عثمان صاحب کی طرف متوجہ ہوا۔

"وہ بھی کوئی بھولنے کی چیز ہے' بہت اچھی دوستی رہی پھر وہ ہمیشہ کے لیے کراچی شفٹ ہو گیا تو رابطہ کم ہونے کے ساتھ تقریباً ختم بھی ہو گیا۔" سدرہ دونوں کی گفتگو سن رہی تھیں۔

"میں عزیز انکل سے ملا تھا' ان کے گھر جانا ہوا تھا۔" شاہ ریز نے کافی پیتے ہوئے بتایا۔

"اچھا' کیسا ہے وہ؟ ماہ رخ بھابی بھی بہت اچھی تھیں' ان کی ایک بیٹی تھی باربی ڈول جیسی......" عثمان بیتے وقت کو یاد کرنے لگے' شاہ ریز زیر لب مسکرایا۔

"باربی ڈول اب بڑی ہو گئی ہے' آپ کو انکل بہت یاد کر رہے تھے۔"

"تمہارے پاس آیا تو اس سے ضرور ملوں گا۔" عثمان صاحب نے پلان بنایا۔ کافی کا کپ رکھ کر اس نے سنجیدگی سے سدرہ اور عثمان کو دیکھا۔

"آپ دونوں سے معافی چاہتا ہوں کہ آپ کی اجازت کے بغیر میں نے عزیز انکل کو کہہ دیا کہ آپ لوگ میرا رشتہ زندگی کے لیے لے کر آئیں گے۔" سدرہ کے کان کھڑے ہوئے۔

"کون زندگی؟"

"عزیز کی بیٹی......!" عثمان صاحب نے جواب دیا۔

"جانے کیسی لڑکی ہے...... کیسے پلی بڑھی ہے' کراچی کی لڑکیاں تو یوں بھی بہت تیز ہوتی ہیں۔" سدرہ نے خدشہ ظاہر کیا۔

"اس کی پرورش ماہ رخ بھابی اور عزیز نے کی ہے' یقیناً اچھی ہی ہوگی اور پھر کچھ تو دیکھا ہوگا تمہارے بیٹے نے جو ایک لمحے میں اتنا بڑا فیصلہ کرلیا۔" عثمان صاحب نے قائل کرنا چاہا۔

"شہر کی لڑکیاں' ہوٹلوں' بازاروں میں ننگے سر پھرتی ہیں۔ جینز اور جانے کیا الابلا پہنتی ہیں۔ پردہ تو نہیں کرتی ہوگی؟" سدرہ بیگم کو تشویش ہوئی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

''ایک پردہ نگاہ کا بھی ہوتا ہے بیگم! تم نے بھی کبھی برقع نہیں لیا میں نے مجبور نہیں کیا......''

''آپ نے تو دوست کی بیٹی کی وکالت شروع کردی۔'' سدرہ مسکرائیں۔

''آپ لوگ چلیں گے نا؟'' خاموش بیٹھے شاہ ریز کو بے چینی ہوئی۔

''جم جم جاؤں گی اپنے اکلوتے بیٹے کا رشتہ لے کر' تیری خوشی جس کے ساتھ ہے میں اسے پلکوں پر بٹھا کے رکھوں گی۔ میں بھی تو دیکھوں کیسی ہے میری بہو جس نے میرے بیٹے کو پگھلا دیا۔ مجھے تو اس پر بہت پیار آرہا ہے تصویر ہی دکھا دے اس کی' موبائل میں تو ہوگی۔'' سدرہ واری صدقے ہونے کے بعد شاہ ریز کے موبائل کو گھورنے لگیں۔ عثمان صاحب ہنسنے لگے' شاہ ریز لب دبا کر مسکراہٹ روکتے سدرہ کو زندگی کی تصویر دکھانے لگا۔

''واقعی میں باربی ڈول ہے۔''

''نیک بخت باربی ڈول۔'' عثمان صاحب کے تصحیح کرنے پر تینوں ہنسنے لگے۔

❀......❀......❀

وہ لوٹ آیا تھا' عثمان اور سدرہ نے اگلے ویک اینڈ پر آنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس نے عزیز صاحب کا نمبر عثمان صاحب کو دے دیا تھا دو دوستوں نے عرصہ بعد بات شروع کی تو وقت کا احساس نہ ہوا۔ بہنوں کو بھی زندگی کی تصویر بہت پسند آئی تھی۔ شاہ ریز نیم اندھیرے کمرے میں لیٹے اسی دشمن جاں کو سوچ رہا تھا' بے ساختہ سیل فون اٹھا کر اس کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔ دوسری طرف سے کال ریسیو ہوگئی تھی۔

''ہیلو......''

''السلام علیکم!'' شائستگی سے سلامتی بھیجی۔

''وعلیکم السلام کون؟'' شاہ ریز کو لگا اس بڑے سے گھر کی تنہائی نے اس کی آواز سن کر شادمانی کی چادر اوڑھ لی ہے۔

''شاہ ریز۔'' اختصار سے کام لیا' ایک پل کو سناٹا چھا گیا۔

''خیریت' اتنے دنوں بعد کیسے کال کی؟'' ناچاہتے ہوئے بھی لہجہ نروٹھا ہوگیا۔ اسے خوش گوار حیرت ہوئی۔

''آپ منتظر تھیں؟''

''میں کیوں ہونے لگی؟'' صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں کے مصداق زندگی نے پہلو بدلا۔ اس کے لہجے اور انداز نے اسے خوشی دی۔

''جانے آپ اس پل کیسا اور کیا محسوس کررہی ہیں مگر یقین جانئے اس پل آپ کے لہجے نے مجھے وہ خوشی دی ہے جس کا آپ اندازہ بھی نہیں کرسکتیں۔'' وہ چپ تھی' شاید اپنی بے اختیاری پر شرمندہ بھی۔

''شرف قبولیت کا شکریہ اور ساتھ ہی اس اظہار کا بھی کہ تم منتظر تھیں۔'' دھیمی اور گمبھیر آواز پر اس کے رخسار جلنے لگے تھے۔

''تمہاری نوعمری کے کچھ پل میرے حافظے میں آج بھی زندہ ہیں۔''

''آپ کو یاد ہیں اتنی پرانی باتیں؟'' اسے حیرانی ہوئی۔

''کچھ یادیں لاشعور میں دبی رہتی ہیں اور جب معمول اچانک سامنے آجائے تو شعور کی سطح پر ہر یاد جھلملانے لگتی ہے۔'' لہجے کے وقار اور الفاظ کے چناؤ نے زندگی کو متاثر کیا اس نے کوئی اظہار نہیں کیا تھا۔ محبت بھرے ڈائیلاگ نہیں جھاڑے تھے مگر زندگی اس کے لفظوں کے سحر میں جکڑی جارہی تھی۔

''تم نے کبھی سوچا تھا زندگی' ہمیں یوں اتنا قریب لے آئے گی؟'' اس نے نفی میں جواب دیا۔

''تم یہ جان لو کہ پہلی ہی نظر میں میری زندگی بن بیٹھی ہو۔ میں نے اپنے پیرنٹس سے تمہارا ذکر کردیا ہے' ویک اینڈ پر وہ آرہے ہیں۔ اس سے پہلے میں تم سے ایک سوال پوچھنا چاہتا تھا۔'' وہ اس کے سحر میں گم ہوگئی تھی۔ ایک طلسم تھا جس نے اسے اپنے حصار میں لے رکھا تھا۔

''پوچھوں؟'' اصرار ہوا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

"جی......" بمشکل آواز نکلی۔

"تمہارا ساتھ میری زندگی کے لیے لازم ہوگیا ہے' کیا تم عمر بھر میرا ساتھ نبھاپاؤ گی؟" شاہ ریز کے لفظوں کی آنچ کی لو زندگی کو دل کی سرزمین کو چھوتی محسوس ہوئی۔

"مجھے تم سے محبت ہے' تمہیں ہوسکتی ہے؟" سوال پہ سوال' زندگی نے نم پیشانی کو صاف کیا۔

"میں پوری کوشش کروں گی آپ کو کبھی اپنے فیصلے پر پچھتاوا نہ ہو۔" گول مول جواب تھا۔ اسٹیٹ فارورڈ زندگی پر وہ لمحہ آچکا تھا جب اس کی زبان اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔

"اور محبت......؟" مہکتا سوال ہوا۔

"ہو چکی......" شرماتا جھجکتا اظہار شاہ ریز کو نہال کر گیا۔

❀......❀......❀

حسب وعدہ سدرہ اور عثمان باقاعدہ رشتے لے کر آئے تھے' بچھڑے دوست گرم جوشی سے ملے تھے۔ ماہ رخ اور سدرہ کی پہلی ملاقات تھی مگر دونوں اس طرح گھل مل کر بات کررہی تھیں کہ گماں تک نہیں ہورہا تھا کہ آج سے پہلے وہ ایک دوسرے کے ناموں سے بھی ناواقف تھیں۔

"ہماری بیٹی کو تو بلالیں' مجھے اس سے ملنے کا بہت اشتیاق ہورہا ہے۔" سدرہ نے بے صبری دکھائی' ماہ رخ مسکرادیں۔

"آتی ہی ہوگی' کچھ نروس ہے۔ ایسے موقعوں پر تو ہر لڑکی کے ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں۔" سدرہ بھی مسکرائیں۔ خاموش بیٹھے شاہ ریز کے ہاتھ تیزی سے غیر محسوس انداز میں ٹیکسٹ ٹائپ کررہے تھے۔

"کہاں ہو یار؟" اگلے پل ریپلائے آ گیا۔

"بہت نروس ہورہی ہوں۔"

"کیوں؟" اگلا سوال کیا۔

"آپ نے سب کے سامنے بے باکی سے پسندیدگی کا اظہار کرکے مجھے چور سا بنادیا ہے۔ کیا سوچتی ہوں گی آپ کی والدہ میرے بارے میں۔" تشویش بھرے ٹیکسٹ پر الٹے ہاتھ کی روک سے اس نے مسکراہٹ چھپائی۔ عزیز کے کسی سوال کا جواب دیتے اس نے اگلا ٹیکسٹ کیا۔

"ہاں کہہ رہی تھیں شہر کی لڑکی نے میرے بیٹے کو پھانس لیا۔"

"کیا......؟" چیخ سے مشابہہ ٹیکسٹ آیا۔ "میں نہیں آرہی۔" اس نے فیصلہ سنادیا۔ شرارت مہنگی پڑرہی تھی۔

"نہیں یار......وہ تو تمہیں داد دینے آئی ہیں کہ تم نے پتھر میں جونک لگادی۔"

"آپ نے تو جان ہی نکال دی تھی۔" اس نے یقیناً سکون کا سانس لیا ہوگا۔

"آ بھی جاؤ۔" اس کے رخسار تمتمانے لگے تھے۔

"آتی ہوں۔" اس نے سلیقے سے دوپٹہ لے کر تنقیدی نظروں سے اپنا جائزہ آئینہ کے سامنے کھڑے ہوکر لیا۔

"زندگی کہاں رہ گئی ماہ رخ؟" عزیز صاحب کو بھی دیر محسوس ہونے لگی۔ اسی اثناء میں زندگی جدید تراش خراش کے بلیک سوٹ میں لاؤنج میں داخل ہوئی۔

"السلام علیکم!"

"عزیز ہماری باربی ڈول تو بہت بڑی ہوگئی ہے۔" عثمان صاحب نے سر پر ہاتھ پھیرتے خوش دلی سے کہا۔

"ماشاء اللہ بہت پیاری بچی ہے۔" سدرہ نے گلے لگاتے شاہ ریز کو توصیفی نظروں سے دیکھا۔ اس کی نظریں ایک ثانیے کے لیے شاہ ریز سے ملی تھیں' سدرہ نے ساتھ لائے گولڈ کے کنگن فوراً زندگی کو پہنادیے۔

"ہم منگنی کرنے میں بالکل ٹائم نہیں گنوائیں گے' ہمیں تو بس آج ہی شادی کی تاریخ دے دیں۔" سدرہ کی جلد بازی پر سب ہنس دیے۔

"بھائی زندگی کی ابھی اسٹڈی چل رہی ہے' دو ماہ بعد اس کے فائنل سمسٹر ہیں۔" عزیز صاحب نے معلومات فراہم کی۔

"ہاں تو خیر سے امتحانات دے لے آگے بھی پڑھنا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

چاہے تو کوئی مسئلہ نہیں۔ شاہ ریز کون سا کا کا ہے جو اس کی کتابیں پھاڑ دے گا۔'' سدرہ کی بات پر ایک فلک شگاف قہقہہ لگا تھا' دونوں جھینپ گئے۔

''بیٹا..... تم شاہ ریز کو گھر دکھاؤ۔'' دونوں کی الجھن سمجھ کر ماہ رخ نے مسکراتے ہوئے اسے اشارہ کیا۔

''جاؤ بیٹا' جب تک ہم سارے معاملات طے کر لیتے ہیں۔'' عثمان صاحب نے شاہ ریز کو اشارہ کیا تو وہ سعادت مندی سے کھڑا ہو گیا' دونوں ساتھ چلتے لاؤنج سے نکل گئے۔

''ماشاءاللہ کتنی پیاری جوڑی ہے۔'' سدرہ نے کہا تو ماہ رخ مسکرا دیں' دونوں ساتھ چل رہے تھے زندگی دو اسٹیپ اوپر گئی تو شاہ ریز نے زندگی کا ہاتھ تھام لیا۔ اس کے بڑھتے قدم رک گئے۔ اس نے پلکیں اٹھا کر دیکھا شاہ ریز پسندیدگی بھری نظروں سے اس کے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا۔ کانوں میں جھولتا آویزا اس کی توجہ اپنی طرف کر گیا۔

''نہ مجھے گھر دیکھنے میں دلچسپی ہے اور نہ آنٹی نے ہمیں اس غیر ضروری کام کے لیے تنہائی فراہم کی ہے۔'' بازو ہولے ہولے اپنی طرف کیا' زندگی نزدیک آ گئی' کانوں میں جھولتا بلیک پتھر کا آویزا سیدھا کرتے شاہ ریز نے سرگوشی کی۔

''کس نے کہا تھا اتنا تیار ہونے کو؟'' اس کے ہاتھوں میں نمی اتر آئی۔ ''ایسا نہ ہو کہ ابھی قاضی کو بلوا کر تمہیں رخصت کرا لے جاؤں۔''

''میرے پیپرز ہیں۔'' اس نے ڈرتے ہوئے کہا۔

''کوئی بات نہیں شادی کے بعد دے دینا۔'' وہ مسکرایا۔

''میں کیسے پڑھ پاؤں گی۔'' اسے فکر ہوئی۔ وہ منٹوں میں فیصلہ کرنے والی اس کی عادت سے واقف ہو چکی تھی کچھ بعید نہ تھا سب اس کی مان بھی لیتے۔

''میں پڑھا دوں گا۔'' اس نے شوخی سے کہتے مزید قریب کیا تو وہ اسے پیچھے دھکیل کر دو اسٹیپ اوپر چلی گئی۔

''جان گئی ہوں تمہارے ارادے' میں پیپرز دے سکوں گی اس بات پر بالکل بھروسہ نہیں کر سکتی۔''

''اتنی بے اعتباری اچھی بات نہیں۔''

''پلیز پیپرز ہو جانے دو' میں یکسوئی سے پڑھ نہ سکوں گی۔'' اس نے جیسے التجا کی۔

''پڑھ تو تم ابھی بھی نہیں سکو گی۔'' مسکراتے ہوئے گرل سے پشت لگا کر سینے پر ہاتھ باندھ لیے۔

''کیوں؟'' گھنی پلکوں والی آنکھوں میں حیرانی ابھری۔

''سارا وقت تو میرے ساتھ ٹیکسٹ میں بزی رہتی ہو' پڑھو گی کب؟'' جھینپتے ہوئے اس نے اس کے شولڈر پر مکہ مارا۔

❀......❀......❀

''تو خوش ہے؟'' سنیعہ نے اس کے کھلتے چہرے کو دیکھتے سوال کیا۔

''بہت زیادہ..... من پسند ہم سفر خود آپ کا طلب گار ہو تو کوئی کیسے ناخوش رہ سکتا ہے۔''

''شاہ ریز کا بیک گراؤنڈ گاؤں سے ہے' سنا ہے ایسے لوگ بہت کنزرویٹو اور عورتوں کو دبا کے رکھتے ہیں۔'' سنیعہ نے تصویر کا ایک اور زاویہ دکھایا۔ وہ جتنی چلبلی' منہ پھٹ اور اپنی مرضی کرنے والی تھی' سنیعہ کو فکر ہوئی۔

''شاہ ریز کی باتوں اور اس کی فیملی سے مل کے ایسا تو کچھ نہیں لگا۔ شاہ ریز نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے' بہنوں نے بھی کالج تک پڑھا ہے۔ عثمان انکل پڑھے لکھے ہیں' سدرہ آنٹی نے مڈل تک پڑھا ہے۔ بہت سمجھ بوجھ والی خاتون ہیں۔'' اس نے سنیعہ کی بات کو جھٹلایا۔

''شاید میری سوچ غلط ہو' وڈیروں' جاگیرداروں کے متعلق ناولز پڑھ پڑھ کر شاید میں ایسا سوچنے لگی ہوں لیکن ہر انسان ایک جیسا نہیں ہوتا۔'' سنیعہ نے خود اعتراف کیا۔

''گاؤں میں تو وٹے سٹے کا بھی بڑا رجحان ہے' اگر انہیں اعتراض ہوتا تو رشتہ ہی نہ لاتیں۔'' سنیعہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

نے گردن ہلائی۔

''اب وقت بدل گیا ہے' تبدیلی آ گئی ہے۔ آنٹی نے بہت محبت کا اظہار کیا اور چھوٹتے ہی کنگن بھی پہنا دیئے۔'' اس نے کنگن دکھائے' سنیعہ اشتیاق سے دیکھنے لگی۔

❀......❀......❀

میرا سیدھا سادھا مزاج تھا' مجھے عشق ہونے کی کیا خبر
تیرا ایک نظر وہ دیکھنا میرے سارے شوق بدل گئے

بلآخر وہ دن بھی آ گیا جب وہ ارمانوں کے ساتھ بیاہ کر شاہ ریز کے بنگلے میں روشنی بکھیرنے چلی آئی۔ دلہن بنی زندگی اپنی خوش قسمتی پر رشک کر رہی تھی' بغیر کسی تگ ودو' بغیر کسی رکاوٹ کے اسے من پسند ہم سفر اور جان لٹانے والے سسرالی ملے تھے۔ سدرہ اور نندوں نے ڈھیر سارے ارمان نکالنے کے بعد اس کی جان بخشی تھی۔ اوپر سے شاہ ریز کی وارفتگی اور والہانہ پن۔ وہ ہواؤں کے دوش پر محو رقص تھی' وہ منتشر دھڑکنوں سے شاہ ریز کی منتظر تھی۔

''کیا حال ہیں شاہ ریز کی زندگی؟'' وہ پُرشوق نظروں سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا جہاں تھکن کے واضح آثار کے ساتھ آسودگی تھی۔ پیپرز کی تیاری' ٹینشن' شادی کی شاپنگ' اور پھر شادی کی تھکاوٹ اب اس کی کمر جواب دے گئی تھی۔

''تھک گئی ہو؟'' اس کے ہاتھوں کو ہاتھ میں لیتے پوچھنے لگا۔

''بیٹھے بیٹھے تھک گئی ہوں۔'' اس نے ہولے سے کہا۔ ''ظاہر ہے' اتنا کچھ جو تم نے لاد رکھا ہے اور یہ ڈریس...... اُف چار سو کلو تو ویٹ ہوگا ہی اس کا' مجھے بالکل پسند نہیں ایسے ہیوی جوڑے مگر تمہاری پسند تھی اس لیے چپ رہا۔'' اس نے بہت دل سے سدرہ کے ساتھ جا کے عروسی جوڑا پسند کیا تھا وہ خاص کر اس کے لیے تیار ہوئی تھی اور وہ اس کے ڈریس پر تنقید کر رہا تھا۔ وہ چپ رہی۔

''ولیمے کے لیے میں نے اسپیشلی تمہارا ڈریس لیا ہے تم وہ پہننا۔'' وہ اس کی کلائی سے چوڑیاں اتارتے گویا ہوا' اسے دھچکا سا لگا۔ ولیمے کے لیے اس نے شلوار اور گولڈن امتزاج کا ڈریس لیا تھا جو اسے بہت پسند بھی تھا' اب جانے وہ کس ڈریس کی بات کر رہا تھا۔

''لیکن ڈریس تو میں نے لے لیا تھا' سدرہ آنٹی کے ساتھ جا کے۔''

''وہ میں نے واپس کر دیا۔'' وہ بے پروائی سے بولا' ایک چوڑی ٹوٹ کر چبھ گئی اس کے ہونٹوں سے سسکی سی نکلی۔

''سوری یار...... جانے کیسے ٹوٹ گئی۔ میں تو بہت احتیاط سے اتار رہا تھا۔'' وہ اسے بغور دیکھ رہی تھی' جیسے آج پہلی بار دیکھ رہی ہو۔ وہ اٹھ کر دراز سے فرسٹ ایڈ باکس نکال لایا۔ کاٹن سے خون صاف کر کے کوئی کریم لگا رہا تھا۔

''سو سوری......'' چوڑی نے ٹوٹنے کے بعد لمبا سا نشان چھوڑ دیا تھا۔

اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے' جانے یہ ڈریس واپس کرنے کے غم میں نکلے تھے یا جلن زیادہ ہو رہی تھی۔ آنسو اس کی ہاتھ کے پشت پر گرا تو اس نے چونک کر اسے دیکھا۔

''سویٹی زیادہ تکلیف ہو رہی ہے؟'' اس نے نفی میں سر ہلا کر دوسرے ہاتھ کی پشت سے رخسار صاف کیے۔

''آج کے بعد تم یہ کانچ کی چوڑیاں بالکل نہیں پہنو گی' مجھے ان کی آواز بالکل پسند نہیں اور پھر تمہیں زخم دے کر اور زہر لگنے لگی ہیں۔'' اس کے چہرے پر غصہ تھا۔ زندگی اس حکم پر ہی سن رہ گئی' اسے چوڑیوں سے عشق تھا' ان کی آواز پسند تھی۔ چاند رات اور عام دنوں میں چوڑیاں پہن کر وہ جان بوجھ کر کلائی ہلا کر ان کی کھنک انجوائے کرتی تھی اور اب...... اس نے شاہ ریز کو کچھ کہنے کے لیے لب وا کیے مگر گلے میں جلن سی ہونے لگی۔

''جاؤ چینج کر لو اس ہیوی ڈریس نے کمر دکھا دی ہو گی تمہاری۔'' فکرمندی سے دیکھتے ہوئے کہا تو زندگی کو اس کی فکر بہت اچھی لگی۔ ڈریس بلاشبہ بہت ہیوی تھا' اٹھنے کی کوشش میں وہ لڑھک سی گئی۔ شاہ ریز نے سہارا دے کر

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کھڑا کیا۔
"اگر ابھی تم نے یہ ڈریس پہنا ہوا نہ ہوتا تو اسے کب کا آگ لگا چکا ہوتا۔" زندگی سہم سی گئی۔
"تمہیں کوئی بھی چیز تکلیف دے یہ مجھے گوارا نہیں ہے۔" گہری نظروں سے دیکھتے محبت سے کہا۔ زندگی کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ خوش ہو یا اداسی کا مظاہرہ کرے۔
شاہ ریز کی وارفتگی اور شدت نے کئی بار احساس دلایا تھا کہ وہ اس کے معاملے میں کچھ جنونی سا ہے۔ ریسپشن پہ شاہ ریز کا لایا ڈریس پہنے گو کہ وہ بہت حسین لگ رہی تھی مگر اسے رہ رہ کر سلور اور گولڈن ڈریس یاد آ رہا تھا۔
"پسند آیا ڈریس؟" گھر لوٹ آنے کے بعد تنہائی ملی تو شاہ ریز نے استفسار کیا۔
"جی۔" اس نے آہستگی سے کہا۔
"تم بہت حسین اور نظر لگ جانے کی حد تک خوب صورت لگ رہی ہو۔ میں نے اماں کو کتنی بار کہا تمہاری نظر اتارنے کو۔" وہ اپنی کسک بھول کر اس کی خوشی میں خوش ہوگئی۔
"آنٹی نے نظر اتاری تھی کئی بار۔"
"پہلے تو یہ کہ اماں کو آنٹی نہیں کہو گی انہوں نے گلہ کیا تھا مجھ سے اور مجھے بھی پسند نہیں۔" وہ ٹائی کی ناٹ کھولتے شیشے میں اس کے عکس کو دیکھتے کہہ رہا تھا۔
"بس وہ عادت...... میں کوشش کروں گی آنٹی...... سوری اماں اور تمہیں مجھ سے کوئی تکلیف نہ ہو۔" اس نے سعادت مندی سے کہا۔
"اور اب تم سے نہیں آپ کہنے کی عادت ڈالو۔" اس حکم پر اس نے بے ساختہ اسے دیکھا تو وہ اس کی نظروں سے شکایت جان گیا۔
"ہم حویلی میں رہنے والے لوگ ہیں، گاؤں میں ہماری بہت عزت ہے۔ میں تو پھر بھی یہ چیز ہضم کرلوں گا مگر اماں، بہنیں باقی رشتے دار انگلی اٹھائیں گے۔" انداز ناصحانہ تھا، وہ سمجھ گئی۔
"جی آپ کو کوئی شکایت نہیں ہوگی۔" اعتماد دلایا۔
"خیال رکھنا تم کبھی کچھ ایسا نہ کرو کہ مجھے اپنے فیصلے پر پچھتاوا ہو۔" بہت بڑی ذمہ داری اس کے کندھے پر ڈال کر چینج کرنے چلا گیا۔

❀......❀......❀

شادی ذمہ داری کا دوسرا نام ہے، ہزار بار کا سنا جملہ، جسے کزنز سہیلیوں کے منہ سے سنتے اس نے کبھی اہمیت نہیں دی تھی۔ چلبلی طبیعت نے اسے کبھی سنجیدہ رہنے نہیں دیا تھا، ماں باپ کی اکلوتی اور لاڈلی اولاد تھی اس لاڈ پیار نے اسے بگاڑا نہیں تھا۔ ماہ رخ گائنا کالوجسٹ ہونے کے ساتھ بہت اچھی ماں بھی تھیں، انہوں نے ہر اچھی بری بات کی تمیز سکھائی تھی۔ گھر میں نوکروں کی فوج تھی مگر ماہ رخ اکثر خود ہی کوکنگ کرتی اور زندگی کو بھی ساتھ لگائے رکھتی تھیں اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ بہت اچھے کھانا پکانا سیکھ گئی تھی۔
"جاہل ہو یا اعلیٰ تعلیم یافتہ، عورت وہی ہے جو نوکروں کی محتاج نہ ہو۔ اپنے گھر کو بنانے سنوارنے میں عورت جتنی لگن اور محبت دکھاتی ہے اتنا ایک تنخواہ دار ملازم نہیں کرتے۔" ماہ رخ کی ایک بار کی کہی بات اس نے گرہ سے باندھ لی تھی۔ اس کے حافظے میں آج بھی چند باتیں تھیں، ہزار مصروفیت کے باوجود ماہ رخ سے خود اسکول سے پک کرتی تھیں اگر ایمرجنسی ہوجاتی تو بحالت مجبوری ڈرائیو کو بھیجا جاتا تھا۔
"اگر تمام والدین ذرا سی کوتاہی نہ کریں تو بہت سے افسوس ناک واقعات سے اپنی اولاد کو بچا سکتے ہیں، اگر میں بزی ہوں تو آپ زندگی کو لے آیا کریں۔" آٹھ سالہ زندگی گڑیا سے کھیل رہی تھی، ماہ رخ، عزیز صاحب سے محو گفتگو تھیں۔
"اس چھ سالہ بچی کے ساتھ جتنی درندگی ہوئی عزیز میں آپ کو بتا نہیں سکتی کہ اس بچی کو ٹریٹ کرتے وقت اس کی چیخوں سے میں نے کیسے آنسوؤں پر بند باندھا اور اپنا فرض ادا کیا۔" ماہ رخ اپنا کیس ڈسکس کر رہی تھیں۔
"ڈونٹ وری، میں آئندہ اور سختی سے تمہاری نصیحت کو

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

یادرکھوں گا' ہمیں ہماری بچی ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے۔" دونوں اپنا فری ٹائم زندگی کو دیتے تھے اسے کبھی والدین سے شکایت نہیں ہوئی تھی' اس کے والدین نے بہت بیلنس لائف دی تھی۔

شادی کے شروع دنوں میں سدرہ اور شاہ ریز کی بہنیں موجود تھیں جن کی وجہ سے گھر میں رونق تھی مگر سب کے ایک دم چلے جانے سے اس بڑے بنگلے میں سناٹا اتر آیا تھا۔ ساتھ والے بنگلے میں ایک انکل آنٹی اور ان کا بیٹا رضی رہتے تھے۔ رضی کی شاہ ریز سے دوستی تھی آنٹی بھی ایک دوبار ملنے آئی تھیں۔ زندگی کو رضی کچھ پسند نہیں تھا وہ جس طرح دیکھتا تھا اس پہ اسے غصہ آ جاتا تھا۔ شاہ ریز صبح کا نکلا رات کو گھر لوٹتا تھا' ایسے میں ماہ رخ کی تربیت اس کے بہت کام آ رہی تھی۔ ملازموں سے کام کرواتی' اکثر کوئی ڈش خود تیار کرتی۔ اس کے باوجود بھی اسے تنہائی اور بوریت ہونے لگی۔

"اسی دن کے لیے کہتی تھی کسی اسٹرونگ فیلڈ کا انتخاب کرو' لاکھ چاہا تم ڈاکٹر بن جاؤ مگر تم نے سمپل ماسٹرز کا پلان کر رکھا تھا' اب بتاؤ میں تمہاری بوریت دور کرنے کا کیا علاج بتاؤں؟" ماہ رخ نے بوریت کا رونا سن کر کھنچائی کی۔

"آپ کو پتا ہے جانوروں کو دور سے دیکھ کر ہی میری روح فنا ہو جاتی ہے' کجا کہ ان کی چیر پھاڑ...... نائنتھ میں مینڈک کو پریکٹیکل ٹیبل پر پٹخ کر بھاگ گئی تھی۔" اس نے جھرجھری لی۔

"تو پھر ایم فل کرلو' اس کے بعد لیکچرار شپ کے لیے اپلائی کر لینا۔" ماہ رخ نے راہ دکھائی۔

"توبہ کریں مام...... مجھ سے نہیں ہوتی پڑھائی وڑھائی اب۔" اس نے جیسے ہاتھ جوڑے۔

"پھر اچھی بیوی کی طرح گھر داری کرو' میاں کا انتظار کرو' اس کے لیے اچھے کھانے پکاؤ۔" صلاح دی۔

"وہی کر رہی ہوں۔" اس نے منہ بنا کر بے چارگی سے کہا۔

"او کے بیٹا مجھے ہسپتال کے لیے نکلنا ہے' پھر بات ہوتی ہے۔ میں کل پرسوں چکر لگاتی ہوں تمہاری طرف۔" ماہ رخ نے فون بند کر دیا' اس نے منہ بسورا۔

چھٹی والے دن شاہ ریز آؤٹنگ پر لے جاتا تھا' سدرہ روز فون کرتی تھیں۔ شروع میں ہر مہینے وہ لاہور کا ایک چکر لگا لیتے تھے پھر اس میں بھی گیپ آنے لگا۔ شاہ ریز کام کی زیادتی سے پچھلے تین ماہ سے اسے کہیں لے کر نہیں گیا تھا۔ اسے حویلی میں بہت مزا آتا تھا' سدرہ اور اس کی نندیں خاطر مدارت کرتی تھیں محبت سے لپٹائے رکھتی تھیں۔ اسے بھرا پُرا گھر اچھا لگتا تھا اس نے کئی بار سدرہ کو کراچی میں ساتھ رہنے کے لیے منانے کی کوشش کی مگر انہیں حویلی سے عشق تھا۔

"بی بی جی...... آج کیا پکاؤں؟" کک سر پر کھڑا تھا' اس نے گھڑی کی سمت نگاہ کی۔

"جلفریزی اور رائس' میں نے کباب اور ڈرم اسٹک فریج میں تیار کر کے رکھے ہیں۔ شاہ ریز آ جائیں تو دونوں چیزیں فرائی کر لیجیے گا۔ رائتہ سلاد بھی بنالیں۔" ہدایت لے کر کک سر ہلا کر چلا گیا۔ بوریت سے بچنے کے لیے اس نے لاؤنج کا ایل ای ڈی چلا دیا' مختلف چینل سرچ کر کے اس کا منہ بننے لگا۔

"جانے کون سی خواتین ہوتی ہیں جو سارا دن ٹی وی سے چپکی رہتی ہیں۔ مجال ہے جو کوئی ڈھنگ کا پروگرام دیکھنے کو مل جائے۔" بڑبڑاتے ہوئے اس نے سرچنگ جاری رکھی۔ اس کے فیورٹ ہیرو ٹائیگر شروف کا گانا آ رہا تھا۔ میوزک اور ڈانس سے خاص لگاؤ تھا' آواز اونچی کر کے بیٹھے بیٹھے وہ خود بھی ہلنے لگی۔ تھرکتے پاؤں اور ہلتے ہاتھ ایل ای ڈی اسکرین کے آگے کھڑے شاہ ریز کو دیکھ کر ساکت رہ گئے تھے۔ جانے وہ کب سے اس کے رقص کو دیکھ رہا تھا۔

"آپ کب آئے؟" خفت سے پوچھا۔

"جب آپ اپنا پسندیدہ گانا سنتے ہوئے ایکٹر کو مات دینے کی سرتوڑ کوشش میں مصروف تھیں۔" سنجیدہ لب و لہجے پر وہ شرم سے پانی پانی ہو گئی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

''گھر میں اتنے ملازم ہیں' آپ کا یہ انداز دیکھ کران کی نظروں میں آپ کا کیا امیج ہوگا' کبھی سوچا ہے آپ نے؟'' شاہ ریز کا لہجہ خشک تھا۔ وہ جب شدید غصے میں ہوتا تو اسے آپ جناب سے ہی مخاطب کرتا تھا' بڑا ہی دکھانے کا خاص انداز تھا۔

''آپ کالج گرل نہیں ہیں' شادی شدہ ذمہ دار عورت ہیں۔ آپ کو یہ رنگ ڈھنگ زیب دیتے ہیں؟'' وہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔ اس کے جھکے سر کو تاسف سے دیکھتا وہ لاؤنج سے چلا گیا۔ اس نے اسکرین پر نظر ڈالی گانا ابھی بھی چل رہا تھا مگر اب وہ سخت بددل ہوچکی تھی۔ ریمورٹ اٹھا کر اس نے ایل ای ڈی آف کیا تو ایک دم سناٹا چھا گیا۔

''کیا شادی ہوجانے سے انسان اپنے سارے شوق ترجیحات پس پشت ڈال دیتا ہے؟ ہر چیز ہر بات میں عورت کو میاں کا دھیان رکھنا ہوتا ہے۔ میں بھی تو بدل رہی ہوں' مجھے بلیک کلر پسند ہے مگر شاہ ریز ہر وقت وہائٹ کلر میں دیکھنے کے خواہش مند ہیں۔ مجھے میوزک ڈانس پسند ہے مگر شاہ ریز کو یہ سب چھچھورا پن لگتا ہے۔ پچھلے دنوں گول گپے والے کے ٹھیلے پر رکنے کا کہا تو حفظان صحت کے اصول بیان کرکے شیک پلادیا۔ شادی ذمہ داری کا نہیں خود کو بدلنے کا نام ہے۔ میاں کے پسندیدہ سانچے میں ڈھلنے کا نام ہے۔'' وہ تلخی سے سوچنے لگی۔

❀......❀......❀

یہ نہیں تھا کہ شاہ ریز کی محبت میں اس کے لیے کمی آ گئی تھی' وہ آج دو سال گزرنے کے بعد بھی زندگی سے اتنی ہی محبت کرتا تھا جتنی پہلے دن۔ ہاں یہ تھا کہ زندگی نے ہر کام سے پہلے شاہ ریز کے بارے میں سوچنا شروع کردیا تھا' یہ کام کرنے اسے کہیں وہ برا نہ مان جائے' کسی سے اونچی آواز میں بات کرنا گراں نہ گزرے۔ ایک بار حویلی میں چھوٹی نند کی کسی بات پر اس نے فلک شگاف قہقہہ لگایا تھا' شاہ ریز کے تایا اور عثمان صاحب نہایت سنجیدگی سے کسی مسئلے کو ڈسکس کررہے تھے قہقہہ پر سب نے پلٹ کر دیکھا تھا۔ اس نے شاہ ریز کی نظروں کی کاٹ کو بہت اچھی طرح محسوس کیا تھا۔

''ہمارے ہاں کی خواتین عورتیں یوں بے حجاب قہقہے نہیں لگاتیں۔ آئندہ دھیان رکھیے گا۔'' وہ دن اور آج کا دن اس نے نصیحت کو گرہ سے باندھ لیا۔ وہ بالکل ویسی بن گئی تھی جیسی شاہ ریز اسے دیکھنے کا خواہش مند تھا۔ اپنے سارے بلیک ڈریس الماری سے نکال کرا ٹیچی میں رکھتے اس کا دل ایک لمحے کو ضرور بند ہوا تھا۔ ڈھیر ساری کانچ کی چوڑیاں ماسی کو دیتے ان کی چھنکتی آواز پر اس نے اپنے کان بند کرلیے تھے۔ گول گپوں اور چاٹ اور تمام چیز کے ٹھیلوں کے پاس سے گزرتے آنکھیں سختی سے بند کرلیتی تھی۔ سی ڈیز اور پلیئر اسٹور میں منتقل ہوگئے تھے اب وہ بہت دھیمے سروں میں بات کرتی اور مسکراتی تھی۔

''ہماری بیٹی بہت بدل گئی ہے' وہ شوخ و شرارت چلبلی لڑکی جانے کہاں چلی گئی۔'' عزیز صاحب اکثر چھیڑتے تھے۔

''ہماری بیٹی بہت سمجھدار ہے' اس نے گھر بنانے کا فن سیکھ لیا ہے۔ میاں کے رنگ میں رنگ گئی ہے اگر تمام لڑکیاں ایسا کرلیں تو شوہر سے تو تو میں میں ہی نہ ہو۔ مرد تو اسی وقت بولتا ہے جب اسے موقع دیا جائے' مجھے تم پر فخر ہے تم نے اپنی ماں کی لاج رکھ لی۔ بہت بھاری ذمہ داری تھی مجھ پر' اپنی فیلڈ کی بے جا مصروفیت کے باوجود تمہاری ذات میں کسی محرومی کا نہ ہونا ہی میری کامیابی ہے۔ تم نے بھی بہت سمجھداری دکھائی اور عیش وعشرت میں پلنے کے باوجود' ہمیں کبھی شکایت کا موقع نہیں دیا ورنہ آج کل تو لڑکیوں نے حقیقتاً ماں' باپ کو تارے دکھادیئے ہیں۔'' ماہ رخ اس کی تعریف کررہی تھیں۔

''شاید مجھ میں ہی مزاحمت نام کی کوئی چیز نہیں ہے' بچپن سے آپ نے جو کہا میں نے وہی کیا پھر شاہ ریز مجھے جس روپ میں دیکھنا چاہتے ہیں میں نے اسے اپنالیا۔ ان سب میں شاید میں اندر سے مرتی جارہی ہوں' میری اپنی ذات ترجیحات کہیں دفن ہوگئی ہیں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

میں نے اپنے ذہن سے سوچنا جیسے چھوڑ دیا ہے' شاہ ریز مجھے لاکھوں کی چیز لاکر دیں مگر جانے کیوں خوشی نہیں ہوتی۔ وہ لاکھ پیار جتائیں مگر جانے کیوں اب ان کے لفظوں کی آنچ دل کو نہیں چھوتی' جانے کیوں؟''
وہ افسردگی سے سوچ کے رہ گئی۔

''کن سوچوں میں گم ہو؟'' شاہ ریز لیپ ٹاپ بند کرکے سیدھا ہوا تو وہ غیر مرئی نقطے پر نظر جمائے بیٹھی تھی۔

''کچھ نہیں۔'' پھیکی سی مسکراہٹ سجائی' اس نے سنجیدگی سے اس کے چہرے کو دیکھا۔

''تم بہت بدل گئی ہو۔''

''اچھا۔'' اس کا جی چاہا زور سے قہقہہ لگائے۔

''نہ تمہارے اندر پہلے جیسی گرم جوشی نظر آتی ہے نہ اپنے لیے تمہیں متفکر پاتا ہوں۔ پہلے سارا دن تمہارا ٹیکسٹ آتا تھا اب تم ضروری کام کے علاوہ ٹیکسٹ نہیں کرتیں۔'' وہ اس کے چہرے پر کچھ کھوج رہا تھا۔

''آپ نے ہی کہا تھا میں آفس ٹائمنگ میں تنگ نہ کروں آپ بزی ہوتے ہیں۔'' اس نے یاد دلایا۔

''اگر کبھی کہہ دیا تھا تو اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ تم میری طرف سے بے فکر ہو جاؤ۔ میری پروا نہ کرو' اس دن اہم میٹنگ میں اپنے سیل فون پر ڈیلی گیشن کو ڈیمو دکھا رہا تھا' تمہارے متواتر سے آتے میسجز سے میٹنگ متاثر ہو رہی تھی' سو غصے میں کہہ دیا۔'' اس نے نرمی سے ہاتھ تھاما' زندگی نے اپنے ہاتھوں کے بے جان پن کو بہت اچھی طرح محسوس کیا۔

''کر دیا کروں گی ٹیکسٹ۔'' اس نے فرض نبھانے کی ہامی بھرلی۔

''گڈ' تمہاری یہ بہت اچھی عادت ہے کہ تم جرح نہیں کرتیں' لڑتی جھگڑتی نہیں...... ورنہ تو میں شادی کے نام سے اسی لیے بھاگتا تھا۔ تمہیں دیکھا اور تم نے تسخیر کر لیا' ڈر بھی تھا کہ اتنے ناز ونعم میں پلی بڑھی لڑکی نک چڑھی اور بے سلیقہ ہوگی مگر تم نے حقیقتاً ان دو سالوں میں مجھے پچھتانے پر مجبور نہ کیا۔'' شاہ ریز نے اسے قریب کر لیا۔

''ایک تمہارے نہ پچھتانے پر میں نے خود کو کتنی آزمائش میں ڈال رکھا ہے۔ یہ تم شاید کبھی جان بھی نہ پاؤ گے' ہوتے ہیں کچھ لوگ جو صرف جیتنا چاہتے ہیں' میری بیوی ایسی' میری بیوی ویسی...... صرف ایوارڈ کی طرح سامنے رکھتے ہیں۔ یہ جانے بغیر کہ اس بیوی کے اندر کتنی محرومیاں کرلانے لگی ہیں۔ میرا من پسند شخص میرے پہلو میں ہے' مجھ سے پیار جتا رہا ہے مگر مجھے اس کی قربت کسی کیڑے کی طرح لگ رہی ہے۔ ایسا کیڑا جو جسم پر سرسرا رہا ہو اور مارے ڈر کے آپ اسے جھٹک بھی نہ سکیں۔''
ایک آوارہ آنسو خاموشی سے تکیہ میں جذب ہو گیا تھا۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

''تم بہت بدل گئی ہو؟'' سنیعہ آئی بیٹھی تھی۔ اس کی آمد نے زندگی پر اچھا اثر ڈالا تھا' وہ پھیکی ہنسی ہنسی۔

''کمال ہے جسے دیکھو یہ ہی سوال کر رہا ہے' کیا میرے چہرے پر لکھا ہے کہ میں بدل گئی ہوں۔'' لہجہ ٹوٹا ہوا تھا' سنیعہ کو شاک سا لگا۔

''تم خوش تو ہونا؟''

''الحمدللہ...... جو چاہا وہ پالیا' پھر خوش کیوں نہیں ہوں گی۔'' بات بنائی۔

''تو لگ کیوں نہیں رہی ہو' خوشی چہرے سے کیوں چھلک نہیں رہی۔'' اختلاف ہوا۔

''وہم ہے تمہارا' یہ بتاؤ کیا کھاؤ گی؟'' موضوع بدلنے کی کوشش کی' سنیعہ نے اس کا رخ اپنی طرف کر لیا۔

''مجھ سے جھوٹ مت بولو' تم شاہ ریز بھائی کے ساتھ خوش نہیں ہو؟ تمہارا خیال نہیں رکھتے' محبت دھوکا تھی زندگی؟''

''کیسی فضول باتیں کر رہی ہو' شاہ ریز بہت اچھے ہیں۔ وہ آج بھی مجھ سے اتنی محبت کرتی ہیں' پہلے سے زیادہ خیال رکھتے ہیں' بدل تو میں گئی ہوں۔'' وہ یاسیت سے مسکرائی' سنیعہ کو پزل لگی۔

''بہت چھوٹی تھی جب مام نے ایک دن بالوں میں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

انگلیاں پھیرتے ایک بات سمجھائی تھی۔ بیٹا...... آپ کی مام ڈاکٹر ہیں، بہت مصروف ہوتی ہیں لیکن آپ سے بہت پیار کرتی ہیں۔ آپ کبھی ایسی کوئی حرکت نہیں کرنا کہ لوگ مجھ پر اور آپ کے ڈیڈ پر انگلی اٹھائیں' ہماری تربیت پر ہنسیں۔ ہمیں کسی موڑ پر شرمندہ نہ کرنا' اکلوتی اولاد ہونے کے باوجود کبھی والدین کو شکایت کا موقع نہیں دیا جب لوگ میری سلجھی طبیعت کی تعریف کرتے تو مام ڈیڈ کی فخر سے تنی گردن دیکھ کر میں اور اچھی کوالٹی خود میں لانے کی تگ ودو کرتی جس عمر میں لڑکیاں فون نیٹ پر لڑکوں سے دوستی کرتی ہیں' اس عمر میں میں نے کردار سازی کی اور یہ میرے لیے اچھا ہی ہوا۔ پھر شاہ ریز زندگی میں آئے مجھے بھی اچھے لگے' شادی ہوگئی' شاہ ریز کو سنجیدہ مزاج' دھیما بولنے والی دھیمے سے مسکرانے والی لڑکی پسند ہے۔ میں ویسی بن گئی انہیں جو رنگ بھاتے ہیں وہ پہننے لگی۔ ہماری سوسائٹی میں نوے فیصد خواتین میاں کے رنگ میں ہی رنگتی ہیں۔ ہر کام شوہر کی مرضی سے کرتی ہیں' میں بھی کرتی ہوں تاکہ شاہ ریز کو کبھی پچھتانا نہ پڑے مگر شاید میں اچھی پرفارمر نہیں ہوں تب ہی لوگ مجھے پکڑنے لگے ہیں۔"

بہت دنوں کا غبار اچانک بہہ نکلا تھا۔

"یہ تو ظلم اور زیادتی ہے' کوئی انسان اپنی فطرت کیسے بدل سکتا ہے۔ مجھے شاہ ریز بھائی سے ایسی امید نہیں تھی۔" سنیعہ کو دھچکا لگا۔

"تم کس دنیا کی بات کررہی ہو مائی ڈیئر...... ہماری سوسائٹی میں یہ بات بہت عام ہے۔ مائیں اپنے بچوں کو بچپن سے پابند کرتی ہیں' اس سے ملو اس سے نہ ملو۔ اس سے دوستی نہ کرو' دادی سے زیادہ گھلنے ملنے کی ضرورت نہیں' وغیرہ وغیرہ۔ ہماری اپنی مرضی کب ہوتی ہے' اسکول' کالج کا انتخاب ہو یا زندگی کے دوسرے معاملات حتیٰ کہ شادی جیسے اہم معاملات میں والدین کا عمل دخل ہوتا ہے' ان کی پسند شامل ہوتی ہے۔ شادی کے بعد عورت کی چابک مرد کے ہاتھ میں آجاتی ہے جو اس کا سو کالڈ شوہر ہوتا ہے۔" زندگی کے لہجے میں تلخی تھی۔ "تمہیں بھی تو اپنے ماموں زاد سے عشق تھا مگر تمہارے پاپا ننھیال کو پسند نہیں کرتے انہوں نے تم پر سختی کی' تم نے کیا کیا۔ بغاوت تو نہیں کی کہ یہ زیب بھی نہیں دیتا اور اب وہ تمہاری شادی اپنے بھائی کے بیٹے سے کررہے ہیں جو تمہیں خاص پسند نہیں مگر شادی کررہی ہو کہ تم پر ماں باپ کی عزت کا دارومدار ہے۔ ہم لڑکیاں بہت مجبور ہوتی ہیں' فرق اتنا ہے کہ کچھ لڑکیاں سمجھوتا کرلیتی ہیں اور کچھ میری طرح اندر سے مرنے لگتی ہیں۔ ہم ملک میں جمہوریت کا رونا روتے ہیں ہمارے اندر گھر کی آمریت کو شکست دینے کا حوصلہ نہیں ہوتا۔"

اس کا لہجہ تلخ ہوچلا تھا' سنیعہ چپ تھی اب کے اس نے اختلاف نہیں کیا تھا۔

❀......❀......❀

"شاہ ریز دیکھو تو ذرا بہو کیسی ہورہی ہے؟ رنگ بھی زرد سا ہورہا ہے؟" چار ماہ بعد وہ حویلی آئے تو سدرہ' زندگی کو دیکھ کر فکر مند ہوئیں۔

"کام کا پریشر اتنا ہوتا ہے کہ اسے ٹائم نہیں دے پاتا۔ سارا دن اکیلی بور ہوتی ہے' اسی بہانے ہمارے گھر چلیں آپ۔" شاہ ریز نے لگے ہاتھوں مدعا بیان کیا۔

"ناں...... میں نے نہیں جانا تو بہو کو یہاں چھوڑ جا' اگلی بار لے جانا۔" سدرہ نے صلاح دی' شاہ ریز بدکا۔

"بہت اچھے آپ کو بہو کا خیال ہے' میرا نہیں۔ میں کیسے اکیلا رہوں گا آپ تو سالوں سے ضد پر اڑی ہیں اب اسے بھی یہاں چھوڑ دیا تو میں کیا دیواروں سے سر ٹکراؤں گا' مصروف دن گزار کر آتا ہوں۔ یہ تسلی تو ہوتی ہے کوئی میرا منتظر ہے۔"

"کہہ تو ٹھیک رہا ہے' وہ بیٹی تیرا دھیان رکھتی ہے تو بھی اس کا دھیان رکھ۔ دو سال ہونے کو آئے ہیں رب اپنا کرم ہی کردیتا' خیر سے وہ بیٹی کی گود ہری ہوجاتی تو اسے بھی مصروفیت کا بہانہ مل جاتا۔ خیر اللہ کی رضا جب نوازے۔" سدرہ خاموش ہوگئیں۔

شاہ ریز نے زندگی کے مسکراتے چہرے کو سنجیدگی سے دیکھا' اس کی بہنوں کے ساتھ وہ خوش تھی۔ ورنہ تو اس کے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com
DOWNLOADED FROM PAKSOCIETY.COM

لب مسکرانا بھول گئے تھے۔ واپسی کے سفر میں وہ خاموشی سے باہر کا منظر دیکھ رہی تھی۔ شاہ ریز نے گردن موڑ کر دیکھا' وہ لاتعلق سی بیٹھی تھی۔

''اداس ہو؟''

''ہاں بہت کم وقت کے لیے مل پائی سب سے۔'' ہوا سے اڑتے بال سمیٹتے ہوئے بولی۔

''اماں تمہیں روکنا چاہ رہی تھیں' اگر تمہارا موڈ ہے تو رک جاؤ' ابھی ہم زیادہ دور نہیں آئے۔'' ڈرائیو کرتے شاہ ریز نے اسے سنجیدگی سے دیکھا۔

''اور آپ......؟''

''اگلی بار لینے آ جاؤں گا۔'' شاہ ریز نے کار کو بریک لگائی۔

''جلدی بولو واپس مڑوں؟'' زندگی نے دیکھا وہ کچھ زیادہ سنجیدہ نظر آنے لگا تھا۔

''نہیں' میں آپ کے ساتھ رہوں گی' گھر چلیں۔'' اس کے جملے نے شاہ ریز کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑا دی' اس نے بے ساختہ اسے بازو سے پکڑ کر قریب کیا۔

''شکریہ زندگی...... اماں کے اصرار اور تمہاری اداسی پر میں نے فیصلہ تم پر چھوڑ دیا تھا مگر تمہاری دوری کے احساس سے دل ڈوبنے لگا تھا۔'' جبکہ وہ خود کو سرزنش کر رہی تھی۔

کبھی کبھی اسے لگتا تھا وہ شاہ ریز کی شدید محبت کے جواب میں ایک آدھ فقرہ بھی نہیں بول پاتی ہے مگر وہ دیوانہ وار محبت کرتا تھا۔ شاہ ریز نے کوشش کر کے آفس سے جلدی آنا شروع کر دیا تھا' اسے ٹائم دینے لگا تھا۔

❀......❀......❀

''زندگی...... تم نے قرآن شریف پڑھا ہوا ہے؟'' شاہ ریز نے سوال کیا تو جانے کیوں وہ کچھ شرمندہ سی ہو گئی' نماز اور قرآن کی تلاوت میں وہ کوتاہی کر جاتی تھی۔

''جی۔''

''کل میں اپنی عالمہ باجی سے ملا تھا' وہ پہلے لاہور میں ہوتی تھیں۔ میں نے اور میری بہنوں نے ان سے ہی قرآن شریف پڑھنا سیکھا ہے۔ ایک طرح سے وہ میری آئیڈیل ہیں' میں ان کے انداز کو ہمیشہ سے آئیڈیلائز کرتا آ رہا ہوں۔ شرعی پردہ' ہاتھوں میں گلوز آج تک کسی نامحرم نے ان کا چہرہ نہیں دیکھا ہوگا۔ بچپن میں انہیں دیکھا تھا پھر بڑا ہوا تو انہوں نے مجھ سے بھی حجاب کرنا شروع کر دیا۔ ان کے شوہر کا کراچی ٹرانسفر ہو گیا ہے' کل مجھے آفس کے راستے دیکھ کر انہوں نے تعارف کرایا۔''

''ایک عالمہ اور شرعی پردہ کرنے والی کو ایک نامحرم سے تعارف کرانے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟'' وہ سوچ کے رہ گئی' پوچھنے کی جرأت نہ تھی۔

''میں نے انہیں گھر کا ایڈریس اور تمہارا نمبر دے دیا ہے' تمہیں قرآن تجوید کے ساتھ پڑھانے آئیں گی۔ اسی بہانے تم بھی مصروف ہو جاؤ گی۔'' شاہ ریز کہہ رہا تھا اس نے پہلے کب اختلاف کیا تھا کسی بات سے اس پر بھی سر ہلا کر آمادگی ظاہر کر دی۔

اگلے ہی روز لوکیشن کنفرم کرنے کو ان کی کال آ گئی تھی۔ ٹھہرے لہجے اور نرم آواز نے زندگی کو متاثر کیا' ملازم کو انہیں ریسیو کرنے کے لیے بھیج کر اس نے خود پر ایک نظر ڈالی۔ وہائٹ سوٹ کی شکنیں ہاتھ سے دور کر کے اس نے بالوں میں برش کیا۔ بڑھی ہوئی آئی بروز اور مہینوں سے فیشل نہ لینے کے باوجود وہ حسین لگ رہی تھی۔ ماہ رخ اس بے پروائی پر کئی بار گھرک چکی تھیں۔ پچھلی بار بھی وہ زبردستی ساتھ لے گئی تھیں' اس بات کو بھی مہینوں گزر گئے تھے۔

''بی بی جی انہیں میں نے اسٹڈی روم میں بٹھا دیا ہے۔'' ملازم اطلاع دینے آیا تھا۔

''بہتر آپ ان کے لیے ٹھنڈا مشروب لے آئیں۔'' آنچل سلیقے سے لے کر اس کے قدم اسٹڈی کی طرف بڑھنے لگے۔

''السلام علیکم!'' اس نے داخل ہوتے سلامتی بھیجی۔

''وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!'' انہوں نے مکمل جواب دے کر گرم جوشی سے مصافحہ کیا۔ جدید تراش خراش کے فٹنگ عبایا سے جھانکتی ان کی اسمارٹنس' حجاب کے اندر

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

سے جھانکتی لائٹر لگی آنکھوں کو اس نے بغور دیکھا۔خم دار آئی بروز صفائی سے بنے ہوئے تھے۔

''بہت گرمی ہورہی ہے' کوئی ملازم تو نہیں آئے گا نا' میں عبایا اتار دوں؟'' زندگی نے اے سی آن کردیا۔

''ملازم کو منع کردوں گی آپ بے فکر رہیں۔'' اس نے اسٹڈی کا گیٹ لاک کردیا۔

''بہت شکریہ' اصل میں شرعی پردہ کرتی ہوں۔'' زندگی ان تک پلٹ کرآئی تو وہ عبایا کی قید سے باہر آ گئی تھیں' فٹنگ لان کے سوٹ اور گہرے گلے سے زندگی نے نظریں چرالیں۔

''ماشاءاللہ بہت خوب صورت ہوتم' بس اپنا خیال نہیں رکھتیں۔'' سر سے پاؤں تک زندگی کو دیکھتے ہوئے کہا' دروازے پر دستخط ہوئی' ان کا ہاتھ جھٹ سے عبایا کی طرف بڑھا۔

''ریلیکس رہیں' میں دیکھتی ہوں ملازم ہوگا۔'' وہ دروازے کی طرف بڑھی' ملازم مشروب کا گلاس اور جگ لیے کھڑا تھا۔

''گھر کا دھیان رکھیے گا میں اسٹڈی میں ہوں' کوئی آئے تو مجھے اطلاع کردیجیے گا۔'' ملازم سر ہلا کر چلا گیا۔ زندگی ٹرے لیے اندر آئی۔

''بہت شکریہ بلا کی گرمی ہے' خیر لاہور کے مقابلے میں یہاں کی گرمی کچھ بھی نہیں۔'' وہ خود ہی سوال و جواب کرکے گلاس ختم کرچکی تھیں۔

''میرا نام رومیصہ ہے اور تمہارا؟'' تعارف کرا کے نگاہ اس پر جمادی' اسے ان کی نظروں سے کچھ الجھن ہورہی تھی۔

''زندگی۔''

''بہت خوب صورت نام ہے۔'' وہ مسکرا ہی سکی۔

رومیصہ بہت باتونی تھی' چند روز میں ہی زندگی اس کی بہت سی باتوں سے آگاہ ہوچکی تھی۔ اسے بھی رومیصہ کی آمد غنیمت لگنے لگی تھی۔ رومیصہ کی صورت میں ایک دوست پاکر اس کا وقت بھی آسانی سے کٹنے لگا تھا۔ صبح و شام قرآن شریف قرأت سے پڑھنے میں مخارج کی ادائیگی میں اسے لطف آنے لگا تھا۔

''کتنے خسارے میں تھی میں' ناحق بوریت کا رونا روتی رہی۔ پہلے ہی اس طرف متوجہ ہوجاتی تو کتنا اچھا ہوتا۔''

❀......❀......❀

''بی بی جی...... رضی صاحب آئے ہیں۔'' ملازم نے اطلاع دی۔

''آپ نے بتایا کہ شاہ ریز اس وقت گھر پر نہیں ہوتے۔'' زندگی نے کتاب سے نظر ہٹا کر کہا۔

''جی کہا ہے' وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔''

''مجھ سے......'' وہ حیران ہوئی۔

''آپ چائے کے ساتھ کچھ لے آئیں' میں آتی ہوں۔'' ملازم کے ساتھ کمرے سے نکلتی وہ لاؤنج میں آئی۔ رضی اسے دیکھتے ہی کھڑا ہوگیا۔

''السلام علیکم!'' اس نے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

''کیا حال ہیں زندگی جی؟'' مسکراتا لہجہ تھا۔

''کئی بار کہہ چکی ہوں اگر آپ بھابی کہہ کر مخاطب کریں تو زیادہ بہتر ہوگا۔'' ہمیشہ کی طرح اس نے اپنی ناگواری نہ چھپائی' رضی سنبھلا۔

''معافی چاہتا ہوں' آپ نے کئی بار ٹوکا ہے مگر زبان پھسل جاتی ہے۔'' وہ مسکرایا۔

''کہیں کس سلسلے میں آنا ہوا؟'' اس نے رکھائی سے پوچھا۔

''مما نے یہ حلوہ بھیجا ہے' ہمارے علاقے کی سوغات ہے۔'' رضی نے ڈبے کی طرف اشارہ کیا۔

''اس تکلف کی ضرورت نہیں تھی' آنٹی سے کہیے گا آئندہ اتنا تکلف نہ کریں۔'' ملازم چائے اور لوازمات کی ٹرے لے کر آرہا تھا۔

''آپ بھلے ہمیں اپنا نہ سمجھیں' ہم تو آپ کو اپنا ہی سمجھتے ہیں۔''

''ذرہ نوازی ہے آپ لوگوں کی۔'' زندگی بے زار نظر آرہی تھی' اپنا سیل فون اٹھا کر چیک کرنے لگی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

"سارا دن اکیلی بور نہیں ہوتیں اتنے بڑے بنگلے میں۔ شاہ ریز بھی آپ کو ٹائم نہیں دے پاتا حالانکہ آپ اتنی حسین ہیں' میں آپ کو اکثر بالکنی سے دیکھتا ہوں۔ آپ چاہیں تو میں آپ کی بوریت دور کرسکتا ہوں۔" رضی کے چہرے پر پھیلی خباثت پر زندگی نے میز پر لات ماری' چائے چھلک گئی تھی' ملازم بھی سہم کر کھڑا ہوگیا تھا۔

"اگر آپ میرے شوہر کے دوست نہ ہوتے تو یہ گرم چائے ابھی آپ کے منہ پر مار چکی ہوتی۔" اس نے غضب ناک ہوتے ہوئے کہا۔ رضی کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔

"کرم داد...... اگر اب یہ صاحب گھر کے آس پاس بھی نظر آئیں تو انہیں پولیس کے حوالے کردیجیے گا۔" زندگی کا رخ ملازم کی طرف ہوگیا تھا۔

"نکالیں انہیں باہر۔" غصے سے حکم دیا' ملازم رضی کی طرف بڑھا۔ رضی غصے سے گھورتا باہر نکل گیا' ملازم بھی پیچھے گیا شاہ ریز راہ داری میں ہی مل گیا۔

"ارے رضی......" رضی بغیر کچھ کہے نکل گیا' ملازم نے چوکیدار کو گیٹ بند کرنے کا اشارہ کیا۔

"اسے کیا ہوا؟" شاہ ریز نے ملازم سے استفسار کیا جس طرح ملازم باڈی گارڈ کی طرح اسے لیے چلا آرہا تھا۔ اسے نکالنے کا چوکیدار کو اشارہ کیا وہ بہت اچنبھے کی بات تھی۔

"بی بی جی نے نکال دیا گھر سے۔" ملازم نے مؤدب ہوکر کہا۔

"زندگی نے...... لیکن کیوں؟" حیرت ہوئی' ملازم جھجک کر بولنے لگا۔

"بی بی جی سے بڑی عجیب باتیں کہہ رہے تھے' شاہ ریز آپ کو ٹائم نہیں دیتا۔ میں ٹائم دے سکتا ہوں' اکیلی رہتی ہیں اور جانے کیا کیا...... بی بی جی بہت غصے میں آ گئی تھیں' برا بھلا سنایا اور آئندہ یہاں نظر آنے سے منع کردیا۔" شاہ ریز کا چہرہ غصے سے لال ہونے لگا۔

"صاحب جی اب آپ رضی صاحب سے کچھ کہہ کر بات کو مزید نہ بڑھایئے گا اس سے بی بی جی کی عزت پر حرف آئے گا۔" ملازم نے صلاح دی۔

"جب عورت کردار کی مضبوط ہو تو کتنے رضی آ جائیں اسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔" ملازم ادھیڑ عمر اور جہاں دیدہ تھا۔ شاہ ریز کا غصہ جیسے پانی کے جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔ اس حوالے سے نہ زندگی نے اسے کچھ بتایا نہ اس نے جتایا کہ وہ سب جانتا ہے' ہاں زندگی کی عزت قدر و قیمت اس کی نظروں میں بڑھ گئی تھی۔

❀......❀......❀

"شاہ ریز تُو ووہٹی کا خیال تو رکھ رہا ہے نا؟" اگلی بار پھر لاہور کا پھیرا لگا تو سدرہ نے سنجیدگی سے سوال کیا۔ وہ چونکا۔

"آپ کیوں ایک ہی سوال بار بار کرتی ہیں' زندگی نے آپ سے کوئی شکایت کی ہے؟" وہ بدگمان ہونے لگا۔

"اس بے چاری نے کیا شکایت کرنی ہے' جب بھی فون پر بات ہوتی ہے تیری تعریف ہی کرتی ہے۔ ماہ رخ بھابی نے بہت اچھی تربیت کی ہے۔" سدرہ نے سائیڈ لی۔

"پھر......؟" شاہ ریز اس گتھی کو سلجھانا چاہتا تھا۔

"تُو نے جس چاہ سے ہمیں ووہٹی سے ملوایا تھا اور جس لڑکی سے تیری شادی ہوئی یہ وہ نہیں لگتی۔ کتنی شوخ چنچل تھی شروع کے دنوں میں...... حویلی آتی تھی تو درو دیوار قہقہے لگانے لگتے تھے۔"

"شادی کے بعد تو لڑکیاں بدل ہی جاتی ہیں اماں۔"

"نہیں۔" سدرہ نے پُر زور نفی کی۔ "عادت بدلنا عام بات ہے مگر کوئی انسان اپنی فطرت بدل کر خوش نہیں رہتا۔ وہ اندر سے مر جاتا ہے۔" سدرہ بہت پڑھی لکھی نہیں تھیں مگر بلا کی فصاحت تھی ان کے لفظوں میں، وہ چونکا۔

"مطلب......؟"

"تُو آج بھی اپنے ابا سے پوچھے گا کہ اماں شادی سے پہلے کیسی تھیں؟ تو ان کا جواب ہوگا جیسی آج ہے۔ ہاں میری کچھ عادتیں بدلی ہیں مگر تیرے ابا نے کبھی کوئی روک

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ٹوک مجھ پر نہیں لگائی۔ کبھی کسی کام کو کرنے پر مجبور نہیں کیا نا پیار سے نہ دھونس سے۔ کبھی اپنے زیادہ پڑھے لکھے ہونے اور میری کم تعلیم کا طعنہ نہیں دیا۔ وہ کہتے ہیں ناں' بیوی کا ایک دوسرے سے کوئی مقابلہ نہیں ہے اور سچ ہی ہے میاں بیوی الگ کب ہوتے ہیں ایک کی تعریف دوسرے کی تعریف ہوتی ہے مگر میں دیکھ رہی ہوں کہ وہ بچی ہر بات کے لیے تیری طرف دیکھتی ہے۔ اس کی اپنی مرضی خواہشیں کہیں کھو گئی ہیں' یاد ہے جب تُو نے اپنی پسند سے ولیمے کا جوڑا اسے پہنایا وہ بظاہر خوش نظر آ رہی تھی مگر اس کے اندر پھانس چبھ گئی تھی۔" شاہ ریز کی نظریں بہنوں کے جھرمٹ میں بیٹھی زندگی پر تھیں وہ پُرشوق نظروں سے چھو کر لائبہ کی ہری اور لال چوڑیوں کو دیکھ رہی تھی۔ حسرت کے رنگ چہرے پر تھے' لائبہ نے اپنی چوڑیاں اتار کر اسے پہنانے کی کوشش کی زندگی نے ہاتھ کھینچ لیا تھا۔ گردن گھما کر شاہ ریز کو دیکھنے لگی اور اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ شاہ ریز نے اس کے چہرے پر پھیلے رنگ کو بہت غور سے دیکھا تھا' اسے زندگی کے بدلنے کا سراغ مل گیا تھا۔

"من پسند ساتھی پا کر بھی اس کے چہرے سے خوشی ظاہر نہیں ہوتی ورنہ تو لڑکیاں شادی کے سالوں تک کھلی کھلی رہتی ہیں۔" سدرہ کہہ رہی تھیں' وہ چپ تھا۔

"یہ میں نے کیا کر دیا...... جانے انجانے میں' میں بھی عام مردوں کی طرح عورت کو بدلتا چلا تھا۔ اس کی آزادی پر قدغن لگا دی' اس کی ذات' ترجیحات کو قدموں تلے روند دیا' کتنی کھلی کھلی سی تھی وہ' مجھے اس کا لاابالی پن ہی تو بھایا تھا اس کے چہرے پر ٹھیلے پہ گول گپے کھاتے کتنی بےفکری تھی اور میں نے اسے سنجیدگی دان کر دی۔ وہ وہی کرتی ہے جو میں کہتا ہوں' وہی بولتی ہے جو میں کہتا ہوں' وہ پہنتی ہے' جس میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ کیا ایک جیتے جاگتے انسان سے اس کی مرضی' آزادی چھین لینا بہت بڑا جرم نہیں ہے اور اب جب وہ اسی سانچے میں ڈھل گئی ہے تو میں کیوں اس کے بدلنے کا گلہ کر رہا ہوں' اسے بدلنے پر مجبور تو میں نے ہی کیا ہے نا۔ لیکن اب نہیں اب اور نہیں...... مجھے میری غلطی کا احساس ہو گیا ہے' میں اسے گنوا نہیں سکتا۔ اسے اپنے سامنے مرتا بھی نہیں دیکھ سکتا۔"

شاہ ریز آفس میں بیٹھا خود احتسابی کے عمل سے گزر رہا تھا۔ سیل فون اٹھا کر اس نے بے ساختہ اسے کال کی' کال ریسیو ہوگئی تھی۔

"السلام علیکم!" نرم دھیمے لہجے پر وہ ایک پل کو چپ رہ گیا۔

"شاہ ریز آپ لائن پر ہیں؟" وہ پوچھ رہی تھی' وہ ندامت کے سمندر سے نکلا۔

"کیا کر رہی تھیں؟" سوال ہوا۔ رومیصہ آ گئی تھی' اسے اشارے سے سلام کر کے اس نے بیٹھنے کا اشارہ کر کے جواب دیا۔

"لنچ سے فارغ ہوئی ہوں' اب رومیصہ باجی آ گئی ہیں تو قرآن پڑھنے جا رہی ہوں۔"

"او کے' شام کو تیار رہنا آؤٹنگ پر چلیں گے۔"

"جی ٹھیک ہے۔" اس نے فرماں برداری سے کہا۔

غزل

خیال یار میں حسن سفر باندھا ہے
رات کے پیراہن سے قمر باندھا ہے
اے یاد کے جلتے ہوئے صحرا سن لے
میں نے دھوپ کے پاؤں سے شجر باندھا ہے
اس میں شامل ہے عمر بھر کی ریاضت
ہر دعا میں اک ثمر باندھا ہے
سب اپنے ہی اندر ڈوب جائیں گے
ہر نگاہ میں تو بھنور باندھا ہے
عامر اک مدت جستجو میں گزری ہے
ہر راہ گزر پہ گھر باندھا ہے

شاعر: عامر زمان حامر

انتخاب: مہوش جواد...... چوک اعظم

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

''کوئی بلیک کلر کا سوٹ پہن لینا۔'' وہ ایک لمحے کے لیے چپ رہ گئی۔
''میرے پاس کوئی بلیک سوٹ نہیں ہے جو پرانے ہیں وہ اسٹور میں سوٹ کیس میں رکھیں ہیں۔'' اس نے سچائی سے کہا وہ ایک لمحے کے لیے چپ ہوگیا۔
''اوکے پھر جو دل چاہے پہن لو۔''
''جی ٹھیک ہے۔'' زندگی نے فون ٹیبل پر رکھ دیا اس کی نظر رومیصہ پر تھی جو تھکی تھکی سی لگ رہی تھی۔
''کچھ بجھی بجھی سی ہیں رومیصہ باجی..... خیریت؟''
''ہاں تھک سی گئی ہوں تین تین بچوں کو سنبھالنا شوہر کو ہینڈل کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ تم تو ان تمام جھنجھٹوں سے آزاد ہونا۔'' زندگی کو اپنی خالی گود کا احساس ہونے لگا۔
''اچھا ہے بچے تو ہوتے رہتے ہیں بندہ میاں سے ہی انڈراسٹینڈنگ کرلے پہلے میں نے تو بے وقوفی کی جو بچہ پیدا کرلیا پھر یکے بعد دیگرے دو اور بچوں کی پیدائش نے مانو خود پر توجہ دینے کی مہلت نہ دی۔ میرا ایک بچہ ذہنی معذور ہے تم جانتی ہو سارا دن اس کے ساتھ لگی رہتی ہوں۔'' رومیصہ رونا رو رہی تھی۔ زندگی اب ان کی روز کی دہرائی باتوں کی عادی ہوگئی تھی ہمدردی بھی تھی ان کی اپنے منہ میاں مٹھو بننے کی عادت سے آگاہ تھی۔ مگر وہ قرآن شریف پڑھنے کی خواہش میں ان کی بعض باتوں کو نظر انداز کردیا کرتی تھی۔
''بچے تو اللہ کی دین ہیں رومیصہ باجی میں اور شاہ ریز اللہ کی رضا میں راضی ہیں وہ جب کرم کردے۔'' وہ کچھ اداس سی ہوگئی۔
''سوری شاید میں نے تمہاری دل آزاری کردی میں تم سے معافی چاہتی ہوں۔'' رومیصہ نے فوراً ہاتھ جوڑے۔
''ارے یہ نہ کریں۔'' اس نے ان کے ہاتھ کھولے۔
''مجھے ساری رات یہ سوچ کر نیند نہیں آئے گی کہ میں نے تمہاری دل آزاری کی۔'' رومیصہ کا لہجہ روہانسا ہوگیا تھا۔ ''اصل میں آج کل بہت الجھی ہوئی ہوں تو.....''
رومیصہ نے بات ادھوری چھوڑ دی۔
''کیا الجھن ہے اگر آپ بتانا پسند کریں تو۔'' زندگی نے رومیصہ کے تذبذب کو دیکھتے ہوئے کہا۔
''تم سے اچھی دوستی ہوگئی ہے اور پھر میرا یہاں کوئی ہے نہیں تو سوچا تم سے مشورہ کرلوں۔'' رومیصہ کچھ کہنا چاہ رہی تھی۔
''جی کہیں۔''
''اصل میں میرے میاں کے ایک دوست ہیں ساڑھے تین سال سے میرے پیچھے پڑے ہیں۔'' راز دارانہ انداز تھا۔
''آپ تو شرعی پردہ کرتی ہیں انہوں نے آپ کو کیسے دیکھ لیا؟'' اسے حیرانی ہوئی رومیصہ گڑبڑائی۔
''اصل میں وہ اچانک ہمارے گھر آئے تھے میں اوپر کپڑے پھیلا رہی تھی ان کے پاس جانے کہاں سے میرا نمبر آگیا۔ روز ان کی کال آجاتی ہے۔'' رومیصہ کے لہجے میں محسوس کی جانے والی خوشی تھی۔
''وہ آپ کو کال کیوں کرتے ہیں؟ آپ کو اپنے شوہر سے شکایت کرنا چاہیے تھی۔'' زندگی کو حیرت ہوئی رومیصہ نے جیسے اس کی بات سنی نہیں وہ مدح سرائی میں مصروف تھی۔
''تین سال پہلے تو میں اور بھی پُرکشش تھی۔ ان کا دل آج تک آیا ہوا ہے مجھ پر۔'' رومیصہ کا لہجہ فخریہ تھا زندگی کو جیسے دھچکا لگا۔
''کیا کہتے ہیں؟''
''بس وہ ایک رات کی ڈیمانڈ کرتے ہیں۔'' زندگی کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ رومیصہ کمال سکون سے گویا تھی۔
''میں نے بارہا سمجھایا کہ نکاح کرلو میں طلاق لے لیتی ہوں مگر ان کی ایک ہی ڈیمانڈ ہے۔ ان کی پہلے دو شادیاں ہوچکی ہیں دونوں بیویوں نے طلاق لے لی ہے بچے جوان ہیں وہ اب شادی کرنا نہیں چاہتے بس مجھ سے ایک ہی چیز کے لیے اصرار کرتے ہیں۔ تم بتاؤ میں کیا

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کہوں انہیں؟'' رومیصہ معصوم نوعمر لڑکی کی طرح معصومانہ انداز سے سوال کرکے زندگی کو دیکھنے لگی۔

''آپ کو تو انہیں ساڑھے تین سال پہلے جوتا مارنا چاہیے تھا نا کہ آپ نے ایک گھٹیا آدمی سے اتنے سال بات کی۔ آپ کے تین بچے ہیں آپ ان کے لیے اپنے آپ کو گالی تو نہ بنائیں' جو عورت شوہر کی وفادار نہیں وہ اور کسی سے کیا وفا کرے گی۔'' زندگی کو شدید غصہ تھا' لہجے کی ناگواری رومیصہ نے محسوس کرلی تھی۔

''تم ٹھیک کہہ رہی ہو شاید' لیکن آج کے دور میں کون مرد پارسا ہے۔ برا مت ماننا تم بھی اپنی شادی سے خوش نہیں لگتیں۔ دو سال سے اولاد بھی نہیں ہے۔ کیا معلوم شاہ ریز باہر کی عورت......'' اسے بلا کا غصہ آیا تھا' اگر وہ شاہ ریز کے لیے محترم ہستی نہ ہوتی تو بے نقط سناتی۔

''رومیصہ باجی میرا خیال ہے آپ کو چلنا چاہیے۔'' زندگی کے خشک انداز پر رومیصہ کی چلتی زبان رک گئی وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوگئی تھی۔

''پڑھ تو لو۔'' رومیصہ نے جیسے آخری کوشش کی۔

''معاف کیجیے گا آپ جیسی سوچ رکھنے والوں کو اس عظیم کتاب سے سبق سیکھنا چاہیے۔ یہ بات اگر میں نے یا میری طرح نماز روزے کی پابندی نہ کرنے والی کسی الٹرا ماڈرن لڑکی نے کی ہوتی تو مجھے دکھ نہ ہوتا۔ آپ جو ایک اعلیٰ کتاب کی تعلیم دے رہی ہیں اور خود جس شوق وخوشی سے گناہ کبیرہ کا ذکر فخریہ انداز میں کررہی ہیں' یہ میرے لیے بہت دکھ کی بات ہے۔ آپ نے قرآن پڑھا' سکھایا مگر شاید آج تک قرآن کی روح کو نہ سمجھ سکیں۔ ہو سکے تو آج سے اس عظیم کتاب سے ہدایت لیجیے گا۔'' زندگی نے رخ پھیر لیا۔

رومیصہ نے عبایا پہنا اور یہ جا وہ جا' موبائل کی روشنی جل کر بجھ گئی تھی۔

❀......❀......❀

ملازم سے ڈھول سے اٹی اٹیچی اتروا کے اس نے بلیک کلر کا سوٹ نکال لیا تھا۔ نئے سوٹ آج بھی نئے لگ

حدیقہ رانا

ڈیئر آنچل اسٹاف اور قارئین آداب محبت

23 مارچ کا دن سنہری الفاظ میں لکھا جارہا تھا۔ سب ذی ونفس حیران تھے کہ آج ایسا کیا ہوا آج کا دن سنہری الفاظ میں رقم کیا جارہا ہے۔ اس دن میری آمد ہوئی تھی۔ میرا نام حدیقہ رانا ہے۔ میرا تعلق ضلع خوشاب کے ایک خوب صورتی کو چھوڑتے ہوئے شہر نما قصبے پڈالی سے ہے۔ ہمارے قصبے میں سیف الملوک جھیل یعنی ڈولو والا ڈبہ ہے۔ نو بہن بھائیوں میں میرا نمبر پانچواں ہے۔ یعنی نہ تین میں نہ تیرہ میں۔ بڑے بھائی کی شادی ہوچکی ہے اور مجھے اپنی بھابھی بہت پسند ہے۔ رنگوں میں مجھے سفید رنگ پسند ہے۔ کیوں کہ میں اس رنگ میں پری لگتی ہوں۔ کپڑوں میں مجھے فراک اور چوڑی دار پاجامہ پسند ہے۔ کھانے میں کوئی چیز بھی ناپسند نہیں ہے۔ بہت زیادہ بولنا میری ہابی ہے۔ ڈائجسٹ مجھے صرف آنچل پسند ہے۔ مجھے تین سال ہوگئے ہیں آنچل پڑھتے ہوئے۔ ہر ماہ کا لینا تو میرا اولین فرض ہے۔ فرینڈ لسٹ بہت بڑی ہے۔ امید ہے کہ آپ کو میرا تعارف پسند آیا ہوگا۔ میرے لیے ڈھیر ساری دعائیں کیجیے گا۔ خدا کرے آنچل دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے۔ آمین۔

رہے تھے۔ وہ تیار ہو رہی تھی مگر اس کا سارا دھیان رومیصہ سے ہونے والی گفتگو میں اٹکا ہوا تھا' سیل فون بجنے لگا تھا۔

''اور کتنی دیر لگاؤ گی؟'' شاہ ریز کا ٹیکسٹ تھا۔

''بس تیار ہوں۔'' اس نے ریپلائے کیا۔

''شکریہ کہ تم نے بلیک ڈریس پہنا۔''

''آپ نے کہا تھا سو مجھے تو پہننا تھا۔'' اس نے جواب لکھا پھر چونکی۔ ''آپ کو کیسے خبر میں نے بلیک کلر پہنا ہے۔''

''دس منٹ سے تمہیں بالکنی سے کمرے میں ٹہلتا دیکھ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

رہا ہوں۔" جواب آیا تھا' وہ بالکنی تک آئی' کار سے ٹیک لگائے وہ ہاتھ ہلا رہا تھا اس کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آ گئی۔

"کالج بوائے والی حرکت کیوں؟"

"اچھا لگ رہا تھا تمہیں یوں دیکھنا۔" اگلے پل جواب آیا' وہ سر ہلا کر بالکنی سے ہٹ گئی' باہر سے کار کا ہارن مسلسل بجنے لگا تھا۔

"تم آتی ہو یا میں اوپر آؤں؟" پوچھا گیا۔

"جیسا آپ چاہیں۔" اسے بھی مزا آنے لگا' وہ آرام سے بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"سوچ لو میں اوپر آ گیا تو باہر کا پروگرام کینسل ہو جائے گا۔" ٹیکسٹ پڑھ کر اس کے رخسار تمتمانے لگے تھے۔

"آتی ہوں۔" اس نے جلدی سے لکھا کچھ بعید نہ تھا وہ آ بھی جاتا۔ سینڈل پیروں میں ڈال کر جلدی سے چلی آئی۔

"پتا ہوتا اتنی جلدی آ جاؤ گی تو دھمکی پہلے ہی دے دیتا۔" اس کے گرد حصار کر کے قریب کیا۔

"کوئی ملازم آ جائے گا۔" اس نے حصار سے نکلنا چاہا۔

"آنے دو گرل فرینڈ نہیں بیوی ہو یار۔" زندگی نے چونک کر شاہ ریز کو دیکھا' آج اس کے انداز بہت بدلے بدلے تھے۔

"دو سال سے دیکھ رہی ہو جی نہیں بھرا......" وہ چھیڑنے لگا۔

"بہت بدلے بدلے لگ رہے ہیں۔" وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی۔

"ہاں مجھے خود فیل ہو رہا ہے' جیسے میں وہی شاہ ریز ہوں جس نے پہلی بار تمہیں دیکھا تھا۔" اس نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔ کوٹ پہلے ہی پچھلی سیٹ پر تھا ٹائی بھی کھول کر پچھلی سیٹ پر اچھال دی' کف لنکس کھول کر آستین فولڈ کرنے لگا۔

"کہاں جا رہے ہیں؟"

"آوارہ گردی کرنے۔" عجیب انداز تھا زندگی کو ہنسی آنے لگی۔

"کیا ہو گیا ہے آپ کو؟" شاہ ریز نے محبت بھری نظروں سے دیکھا۔

"دوبارہ عشق ہو گیا ہے تم سے۔"

"کیوں بھلا؟" اس کے انداز بدلے تو زندگی کے لب و لہجے میں بھی تبدیلی آ گئی۔ کار کو بریک لگا تو اس نے ارد گرد نظر دوڑائی۔ اسے یہ جگہ کچھ جانی پہچانی سی لگی' سامنے موجود یونیورسٹی کی عمارت آج بھی کھڑی تھی۔ اس نے گردن گھما کر دیکھا وہ گول گپے والا آج بھی وہاں موجود تھا پھر اس نے بے حد حیرانی سے شاہ ریز کو دیکھا' وہ اترا اور فرنٹ سیٹ کا گیٹ کھولے اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے کھڑا تھا وہ باہر نکل آئی شاہ ریز ہاتھ تھام کر ٹھیلے تک لے آیا۔

"شاہ ریز یہ......!" وہ حیران ہوئی۔

"یہی وہ مقام ہے جہاں پہلی بار میرے دل پر شب خون مارا تھا۔" اس نے گول گپے کی پلیٹ تھمائی۔ گول گپے کھاتے ڈھیروں باتیں کرتے وہ بے حد خوش تھی۔ شاہ ریز اسے شاپنگ مال لے آیا تھا' کئی بلیک ڈریس پیک کروائے حیران ہوتی رنگ برنگی چوڑیاں دیکھ کر اس کے قدم ایک لمحے کو رکے تھے اگلے پل وہ آگے بڑھ گئی تھی مگر اسے جھٹکے سے رکنا پڑا۔ شاہ ریز اس کی کلائی تھام لی۔ ڈھیر ساری کانچ کی رنگ برنگی چوڑیاں پہنا رہا تھا' وہ خاموشی سے اس کی کارگزاری دیکھ رہی تھی۔ اسے اس تبدیلی کی وجہ سمجھ نہیں آئی تھی۔

❀......❀......❀

شاہ ریز ملازم کو کھانا بیڈ روم میں لانے کا کہہ رہا تھا۔

"آپ کو تو بیڈ روم میں کھانا کھانا پسند نہیں ہے پھر......؟" وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔

"تمہیں تو پسند ہے نا' اپنے فیورٹ ایکٹر کی کئی بار کی دیکھی فلم دیکھتے کھانا کھانا۔ میں ٹائیگر شروف کی مووی

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

لے آیا ہوں دونوں مل کر دیکھیں گے۔" شاہ ریز ڈی وی ڈی سیٹ کررہا تھا' ٹاپس اتارتے اس کے ہاتھ ساکت رہ گئے تھے۔ شاہ ریز قریب آ گیا' اس کے ہاتھ ہٹا کر خود ٹاپس اتارنے لگا۔ زندگی بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔

"معافی مانگوں' معاف کردو گی؟" چہرے پر آئے بالوں کو ہٹاتے ہوئے پوچھا۔

"آپ......؟" اس کے لب کپکپائے' گلے میں پھندا سا لگا۔

"ایک بار میرے کہنے پر آپ کہنے کی عادت ڈالی تھی آج سے میں تمہارے لبوں سے اپنے لیے "تم" سننا چاہتا ہوں۔" وہ دھیمے سے گویا ہوا۔ اس کا دل گداز ہوا' آنکھوں میں پانی بھر آیا۔

"زندگی......" شاہ ریز کا پکارنا غضب ہوگیا اس کے شانے پر سر رکھے وہ شدت سے رونے لگی۔

"رولو......جی بھر کے رولو' پچھلے دو سالوں کا غبار نکال دو۔" اس کے آنسوؤں میں مزید روانی آ گئی تھی۔

"تم نے میری ہر زیادتی پر خاموشی اختیار کر لی تھی' اس سے پہلے کہ تمہارا دل پتھر ہو جائے اسے میرے لیے پھر سے نرم کرلو۔" وہ ہولے ہولے بول رہا تھا' بال سہلا رہا تھا۔

"جانے انجانے میں' میں نے تمہارے ساتھ جبر کا رشتہ اختیار کرلیا تھا۔ میں چاہتا تھا تم ویسی رہو جیسا میں چاہتا ہوں اور تم نے کبھی جرح نہ کی' بس اندر اندر گھلتی رہیں۔ میرے لیے تمہاری محبت اس سے پہلے کہ دم توڑ دیتی مجھے احساس ہوا کہ میں کیا غلطی کررہا ہوں۔ تمہاری آزادی سلب کرلی' ہر پسند ناپسند پر پابندی لگادی تھی۔ قصور تمہارا بھی ہے کہ تم نے احتجاج نہیں کیا' خاموشی سے میری بات مانتی رہیں اور میں تمہیں خود بدل کر تمہارے بدلنے کی وجہ ڈھونڈتا رہا۔ تمہاری سرد مہری' لاتعلقی پر بدگمان ہونے لگا مگر تم نے ثابت کردیا کہ تم آج بھی صرف میری ہو۔ بھلے میرے انداز سے تمہیں لاکھ تکلیف ہوئی مگر تم نے کبھی چور دروازہ نہیں ڈھونڈا ایک لمحے کے لیے بھی مجھ سے بے وفائی نہیں کی۔" اس نے چونک کر سر اٹھا کر اسے دیکھا' شاہ ریز اس کے آنسو صاف کرنے لگا۔

"تم اپنا سیل فون بند کرنا بھول گئی تھیں' میں نے تمہاری اور رومیصہ باجی کی تمام باتیں سن لی تھیں۔ تم نے رضی کے ساتھ بھی جو سلوک کیا' میں اس سے بھی آگاہ تھا اور یقین جانو اب میں تمہاری اور زیادہ عزت کرنے لگا ہوں۔ تمہارا ظاہر و باطن ایک ہے' تم میں منافقت نہیں تب ہی تم میری پسند میں ڈھل کے خوش نہیں تھیں۔ تمہارے اندر خود سے جنگ چھڑی رہتی ہے اور اب میں تمہیں مزید مشکل میں نہیں دیکھنا چاہتا۔ آج سے تمہیں ہر چیز کی آزادی ہے جو چاہو جیسے چاہو کرو۔ بس تم خوش رہو۔" اس نے الجھن سلجھائی۔ "مجھے اپنی پسند پر فخر ہے بس تم پہلے جیسی زندگی بن جاؤ اور آئندہ سے میں ڈکٹیٹر شوہر بننے لگوں تو میرے کان کھینچ لینا۔" وہ آسودہ ہوگئی تھی اس کی ذات کو اس کی خوبی خامیوں کے ساتھ تسلیم کرنے کی سند مل گئی تھی۔ اس کی خواہشوں' پسندیدگی کو اولیت دینے کا عہد کیا تھا وہ جیسے پھر سے جی اٹھی تھی۔

"مجھے تمہارا بے فکرا پن' ہنسی کھلکھلاہٹیں چاہئیں' بولو مانو گی میری بات؟"

"میں نے کب آپ کی کوئی بات ٹالی ہے؟" الٹا پوچھا۔

"ہاں یہ تو ہے' بہت فرماں بردار ہے میری بیوی۔" اس نے حصار کیا۔ دروازے پر دستک ہوئی ملازم کھانا لے آیا تھا اس نے زور لگا کر حصار توڑا۔

"اتنی بھی فرماں بردار نہیں ہوں۔" اس نے منہ چڑایا' شاہ ریز منہ پر ہاتھ پھیر کر دروازہ کھولنے چلا گیا۔

اس کی محبتوں اور چاہتوں کی شام ایک بار پھر لوٹ آئی تھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY